عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۹ تا ۲۷ ؍ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ ؍ مئی ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۲۰

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر لگائے گئے

زید حامد کے الزامات کے جوابات

کفر و ارتداد سے توبہ کا طریقہ

مرزا مسرور احمد قادیانی انصاف فرمائیے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.c
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

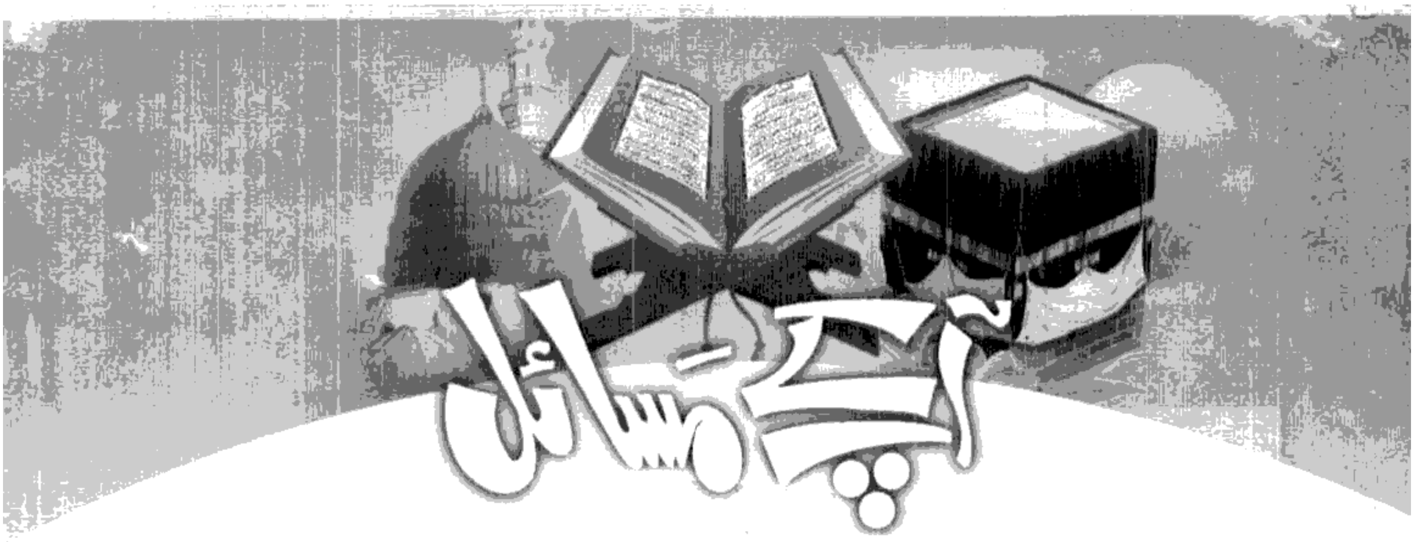

بیمار ذہنیت کی علامت

مجاہد شاہ، کراچی

سوال:...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''میں نے کبھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ نہیں دیکھی۔''

اس حدیث کے متعلق ایک مصنف صاحب اپنی تصنیف ''ازدواجی خوشیاں...... مردوں کے لئے'' میں لکھتے ہیں کہ یہ روایت باطل اور جھوٹی ہے، کیونکہ اس کی سند میں برکت بن محمد جلی کذاب راوی ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو دیکھنا گناہ نہیں بلکہ باعث ثواب ہے، وہ دو احادیث پیش کرتے ہیں:

''اپنی شرم گاہ کو پردے میں رکھ، مگر اپنی بیوی سے نہ چھپا۔''

(ابوداؤد، احمد، ترمذی)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ مباشرت کے وقت اپنی بیوی کی شرم گاہ کو دیکھنا اولیٰ اور افضل ہے۔''

مولانا صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں راہ نمائی فرمائیں اور حقیقت سے آگاہ کریں؟

جواب:...... میرے بھائی! یہاں دو باتیں ہیں۔ ایک ہے جواز اور ایک ہے اس جواز پر عمل کرنا، ان دونوں میں فرق ہے۔ بے شک فقہا اور محدثین نے اگرچہ بیوی کی شرم گاہ دیکھنے کو مباح قرار دیا ہے، لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء کو بیان فرما رہی ہیں۔

بتلایا جائے یہ کیونکر باطل ہے؟ کیا آپ ہر جائز کام کیا کرتے ہیں، مثلاً بلغم اور اپنے ناک کی رینٹ نگلنا جائز ہے، کیونکہ وہ پاک ہے، کیا آپ اپنا بلغم یا ناک کی رینٹ نگلنا پسند کریں گے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ میرے بھائی! یہ تو ان مقدس ہستیوں کی پاکبازی ہے کہ ایک ایسا مباح عمل جو فطری اور طبعی شرم و حیاء کے منافی تھا، اس سے انہوں نے احتراز کرکے امت کو اس فطری حیاء کی تعلیم دی ہے، مگر یہ صاحب ان کی اس پاکبازی کو صرف اس لئے باطل اور غلط کہتے ہیں کہ ان کے ذوق فاشٹ کے خلاف ہے۔ حالانکہ اس پر تو ایک مسلمان کو جھوم جانا چاہئے تھا کہ ہمارے ماں باپ اتنے حیاء دار تھے، چہ جائیکہ ان کے اس فطری شرم وحیاء پر مبنی عمل کو باطل قرار دیا جائے، کیا یہ ان صاحب کی بیمار ذہنیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی مقدس زوجہ مطہرہ سے عداوت و بغاوت کی علامت نہیں؟ اللہ تعالیٰ اس بے باکی، بے شرمی اور بے حیائی سے بچائے۔ آمین۔

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

فرض نمازوں کا ثواب

عبدالغفار خان، کوئٹہ

س:...... میری نانی اماں اپنی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ہر نماز کے فرائض اپنے مرحوم والدین کے نام پڑھ کر بخشتی ہیں' کیا انہیں یہ فرائض پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟

ج:...... فرائض کا ثواب کسی کو نہیں بخشا جاسکتا' آپ کی نانی کا یہ عمل غلط ہے۔

س:...... کیا مسلمان ہندو کو ''السلام علیکم'' کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ لیکن اگر کوئی ہندو مسلمان کو سلام کرے تو مسلمان کو اس کے جواب میں کیا کہنا چاہئے؟

ج:...... غیر مسلم کو سلام نہیں کرنا چاہئے اگر وہ سلام کرے تو صرف وعلیکم کہہ دیا جائے۔

س:...... محفل میلاد کے آخر میں جو سلام ہم کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں کیا اسے بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں' کیونکہ بعض لوگ کھڑا ہونا پسند نہیں کرتے' شریعت کے مطابق اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... اس طرح کی مروجہ محفل میلاد شرعاً ممنوع ہے' ہاں البتہ محض ذکر و سیرت و اسوۂ رسول بلاتعیین وقت ہمیشہ جائز ہے' اس طرح محفل میلاد کے بعد کھڑے یا بیٹھے سلام پڑھنا بھی بدعت و ناجائز ہے۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
مؤسس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ ۱۹ تا ۲۵/جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹/مئی ۲۰۱۱ء شمارہ:۲۰

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
معاون مدیر
عبداللطیف طاہر
قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ
سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا
تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ...	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
حضرت صدیق اکبرؓ	۷	شیخ محمود الحسن
کفر وارتداد سے توبہ کا طریقہ	۸	مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
زید حامد......الزامات کے جوابات	۱۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
دین دشمن قوتوں کا آلہ کار (آخری قسط)	۱۲	محمد عبداللہ بن عباس
قادیانی سوالات اور ان کے جوابات	۱۸	مولانا غلام رسول دین پوری
مرزا مسرور احمد قادیانی... انصاف کیجئے!	۲۳	افتخار احمد کولون جرمنی
حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ کی رحلت	۲۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی:۲۲۵ روپے، سالانہ:۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درس حدیث

جنت کے مناظر

جنت کے گرد مشقتوں کا احاطہ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے گرد ناگواریوں اور مشقتوں کی باڑھ کی گئی ہے، اور دوزخ کے گرد خواہشات کی باڑھ کی گئی ہے۔''

(ترمذی، ج:۲ ص:۷۹، ۸۰)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب اللہ تعالیٰ نے جنت و دوزخ کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ: جاؤ جنت کو اور میں نے اس میں جنتیوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، ان کو دیکھو! چنانچہ جبریل علیہ السلام گئے جنت کو اور جنت کی نعمتوں کو دیکھا، واپس آکر عرض کیا کہ: آپ کی عزت کی قسم! جو شخص بھی جنت کو سن لے گا، اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ پس حق تعالیٰ شانہ نے حکم فرمایا کہ جنت کے گرد مشقتوں اور ناگواریوں کا احاطہ کردیا جائے، چنانچہ کردیا گیا۔ پھر جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ: وہاں دوبارہ جاؤ اور دیکھو کہ میں نے اہل جنت کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ جبریل علیہ السلام دوبارہ گئے تو دیکھا کہ اس کے گرد مشقتوں اور ناگواریوں کا احاطہ کردیا گیا ہے، واپس آئے تو عرض کیا کہ: آپ کی عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ: جاؤ! دوزخ کو اور اس کے اندر اہل دوزخ کے لئے جو عذاب تیار کر رکھا ہے، اس کو دیکھ کر آؤ وہ گئے تو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دُوسرے حصے پر سوار ہو رہا ہے، واپس آکر عرض کیا کہ: آپ کی عزت کی قسم! ایسا کوئی بھی نہ ہوگا جو اس کو سن لے، پھر اس میں داخل ہوجائے۔ پھر حق تعالیٰ شانہ کے حکم سے اس کے گرد خواہشات کی باڑھ کردی گئی، تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ: اس کو دوبارہ دیکھ کر آؤ وہ دوبارہ دیکھ کر آئے تو عرض کیا کہ: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی شخص بھی اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۸۰)

جنت اور دوزخ کی باہمی گفتگو

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جنت و دوزخ کا مباحثہ ہوا، جنت نے کہا کہ: مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے، اور دوزخ نے کہا کہ: مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے۔ حق تعالیٰ شانہ نے دوزخ سے فرمایا کہ: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا انتقام لوں گا! اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں رحمت کروں گا!'' (ترمذی ج:۲ ص:۸۰)

ادنیٰ جنتی کے ناز و نعمت کا بیان

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ادنیٰ مرتبے کا جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خدام ہوں گے، اور اس کی بہتر بیویاں ہوں گی، اور اس کے لئے موتی، زبرجد اور یاقوت کا اتنا وسیع قبہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ جابیہ اور صنعاء کے درمیان فاصلہ ہے۔ دُوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اہل جنت میں سے جس شخص کا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بھی انتقال ہوا، خواہ وہ کم عمر کا ہو یا زیادہ عمر کا، جنت کے اندر سب کے سب تیس سالہ جوان ہوں گے اور ہمیشہ اسی عمر کے رہیں گے (سن و سال سے ان کی جوانی میں تغیر نہیں ہوگا)۔ اور اہل دوزخ بھی اسی طرح ہوں گے۔ تیسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اہل جنت کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے کہ ان کے ادنیٰ موتی کی چمک سے مشرق سے مغرب تک پوری زمین روشن ہوجائے۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۸۰)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مؤمن جب جنت میں اولاد کا خواہش مند ہوگا تو اس کا حمل، وضع حمل اور بچے کا بڑا ہونا ایک گھڑی میں ہوجائے گا، جیسا کہ مؤمن چاہے گا۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے (کہ جنت میں اولاد بھی ہوگی یا نہیں؟)، بعض فرماتے ہیں کہ: جنت میں بیویوں سے مقاربت تو ہوگی مگر اولاد نہیں ہوگی۔ حضرت طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے اسی طرح مروی ہے، اور امام اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ: ''جب مؤمن جنت میں اولاد چاہے گا تو ایک گھڑی میں جیسی اولاد چاہے گا ہوجائے گی'' کے بارے میں فرمایا کہ: مگر مؤمن جنت میں یہ چاہے گا ہی نہیں۔ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابورزین عقیلی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ: اہل جنت کے یہاں جنت میں اولاد نہیں ہوگی۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۸۰)

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

۲۵رجمادی الاولی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۹راپریل ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک صبح نماز فجر سے قبل امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ کے شاگرد رشید، پیر طریقت حضرت مولانا شمس الرحمن عباسی مدظلہ کے عزیز، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل اور لائق و فائق استاذ، جامعۃ الخراکے مہتمم، جامع مسجد داعی گارڈن کراچی کے امام و خطیب حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی حسب معمول گھر میں فجر کی سنتوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ مونا اپارٹمنٹ سولجر بازار سے جامع مسجد داعی کی طرف نماز فجر پڑھانے کے لئے جارہے تھے کہ راستے میں ظالم، درندہ صفت، سفاک قاتلوں نے ان پر حملہ کرکے انہیں شہید کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. ان للہ ما اخذ و لہ ما اعطی و کل شئی عندہ باجل مسمی۔

مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ نے ۱۹۶۵ء میں ضلع مانسہرہ کے قبائلی علاقے کالا ڈھاکہ میں بزرگ عالم دین، مخلص انسان جناب حضرت مولانا عبداللہ عباسیؒ کے گھر میں آنکھ کھولی۔

ابتدائی تعلیم مقامی مدارس میں حاصل کی، جب کہ درس نظامی کی تکمیل کے لئے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کا انتخاب کیا، اور وقت کے اساطین علم سے شرف تلمذ حاصل کرکے ۱۹۹۰ء میں جامعہ ہی سے فاتحہ فراغ پڑھا۔

آپ کے اساتذہ حدیث میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، حضرت مولانا سیّد مصباح اللہ شاہؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر نظام الدین شامزی شہیدؒ اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ شامل ہیں۔

مولانا موصوف فراغت کے بعد جامع مسجد داعی گارڈن کراچی کے امام و خطیب مقرر ہوئے، بعدازاں آپ اپنی مادر علمی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں استاذ مقرر ہوئے۔ آپؒ بڑے ہی مشفق اور لائق و فائق استاذ تھے، اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ حضرت مولانا بیک وقت ایک بہترین خطیب، کامیاب مدرس لائق تقلید صفات کے حامل انسان اور ایک جید عالم دین تھے، آپ کی شہادت سے مسلمانوں کو بالعموم اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کو بالخصوص ایک بڑا دھچکا لگا ہے۔

حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ ایک مستند عالم ہی نہیں، بلکہ داعی الی اللہ، مفسر، امام اور قاری بھی تھے، جن کی زندگی کا مشن اللہ رب العزت کے دین کی اشاعت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اتباع اور یہ کہ اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کی خدمت ہو، ان کی ذاتی زندگی اپنے دوستوں، مقتدیوں اور احباب کے لئے ایک شفاف آئینہ کی طرح تھی۔

قاتلوں نے ان کو صرف اس لئے شہید کیا کہ انہیں یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف کیوں لا رہے

تھے؟ وہ مسلمانوں کے بچوں کو دنیا کی سب سے مقدس کتاب قرآن مجید کیوں سکھا رہے تھے؟ وہ اللہ کے بندوں کو اللہ کے سامنے کیوں جھکا رہے تھے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی وہ اللہ کے دربار میں شرف قبولیت پا لیتا ہے۔ وہ شخص تو چلا گیا اور کامیاب ہوگیا، مگر کیا ان درندہ صفت قاتلوں نے یہ بھی سوچا کہ انہوں نے امت مسلمہ خصوصاً اہل محلّہ اور ان کے خاندان کا کتنا بڑا نقصان کیا ہے؟ کیا یہ درندہ صفت قاتل ان رحمتوں، برکتوں کو واپس لاسکتے ہیں جن کا سبب وذریعہ حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسیؒ تھے؟ ان کے گھر، محلّہ اور مسجد پر ایک عالم دین ہونے کی وجہ سے جو رحمتوں و برکتوں کا نزول ہوتا تھا، کیا یہ قاتلین ان کو واپس لاسکتے ہیں؟ وہ قوم کیونکر ترقی کرسکتی ہے جو اپنے محسنوں کو خون میں تڑپائے؟

حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسیؒ کی شہادت سے حکومت وقت اربابِ اقتدار اور انتظامیہ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مولانا عباسی شہیدؒ کے قاتلوں کو گرفتار کرے۔ عجیب معاملہ ہے کہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے بڑے بڑے شیوخ اور بزرگان دین: حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مفتی عبدالسمیع شہیدؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ، حضرت مولانا سعید احمد اخوندمردانی شہیدؒ اور اب مولانا ارشاد اللہ عباسیؒ کو اسی کراچی میں شہید کیا گیا۔

اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر کبھی اصل مجرموں کو نہیں پکڑا گیا اور اگر پکڑ بھی لیا گیا تو انہیں کیفرکردار تک نہیں پہنچایا گیا۔ ہم اپنے پروردگار عالم سے ہی درخواست کرتے ہیں کہ: ”اے اللہ! تو ہمارے علماء کرام ومفتیان عظام کے قاتلین کے لئے کافی ہوجا۔“

یہ جو لوگ بھی ہیں، یہ کسی صورت بھی اسلام، ملک پاکستان اور عوام الناس کے خیرخواہ نہیں ہوسکتے۔ یہ پاکستان کے دشمن ہیں، یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں امن قائم ہو، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ دنیا بھر میں پاکستان اور اسلام کو دہشت گرد باور کراکر بدنام کیا جائے۔ علماء کرام کا قافلہ ختم کرنے سے ختم نہیں ہوگا، بلکہ ہر شہادت کے بعد دین اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے ان کے شاگردوں اور عقیدت مندوں میں ایک نیا جذبہ، اور ایک نیا ولولہ پیدا ہوگا۔

نماز جمعہ سے قبل جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے امام وخطیب مولانا سیّد یوسف حسن طاہر مدظلہ نے آپؒ کی دینی خدمات کو سراہا اور بہت ہی عمدہ پیرائے میں انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

دو بج کر پانچ منٹ پر نماز جمعہ ادا کی گئی، بعدازاں تقریباً ڈھائی بجے شیخ الحدیث ورئیس الجامعہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے آپؒ کی نماز جنازہ پڑھائی، نماز جنازہ میں علماء، طلباء اور عوام الناس کا ایک جم غفیر تھا، مسجد اور مدرسہ مکمل بھرا ہوا تھا، باہر روڈ پر بھی دور دور تک لوگ موجود تھے، نماز جنازہ کے بعد آپ کو پاپوش نگر کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ نے پسماندگان میں ایک بیوہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا ارشاد اللہ عباسی شہیدؒ کے ساتھ رضا ورضوان کا معاملہ فرمائیں، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور ان کے بچوں کی خزانہ غیب سے کفایت وکفالت فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

شیخ محمود الحسن

آسمان پر تارے بڑے آب و تاب سے جگمگا رہے تھے۔ دریں اثناء آقا نامدار ﷺ صحن میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ: ”کیا ان تاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی۔“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! سوال کیا کہ وہ شخص کون ہوسکتا ہے؟۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمرؓ۔ حضرت عائشہؓ حضرت عمرؓ کا سن کر چونک اٹھیں۔ کیونکہ وہ اپنے والد (حضرت صدیق اکبرؓ) کا نام ذہن میں لیے ہوئیں تھیں۔ اس لیے انہوں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والد کی نیکیاں حضرت عمرؓ سے کیا کم ہیں؟۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ کی ہجرت والی رات کی نیکیوں کا مقابلہ عمرؓ کی ساری زندگی کی نیکیاں نہیں کرسکتیں۔

یہی حضرت صدیق اکبرؓ تھے کہ جن کے بارے میں قرآن نے ”اتقی“ فرمایا اور جن کی شان اقدس میں قرآن مجید کی کئی آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔ یہی حضرت صدیق اکبرؓ تھے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں ابوبکر صدیقؓ موجود ہوں۔ اس کے لیے مناسب نہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ کسی اور کو امام بنائیں۔ انہی کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء کرنا۔

نام مبارک آپ کا عبداللہ ہے۔ لقب صدیق اور عتیق اور یہ دونوں لقب رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائے۔ کنیت ابوبکرؓ ہے۔ نسب آٹھویں پشت میں رسول خدا ﷺ سے مل جاتا ہے۔ ولادت آپ کی رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دو برس اور کئی مہینے بعد ہوئی اور دو برس کئی مہینے بعد وفات پائی اور عمر بھی تریسٹھ برس پائی۔

اسلام سے قبل اشراف قریش میں سے سمجھے جاتے تھے۔ بڑی عزت وجاہت وثروت رکھتے تھے۔ تمام اہل مکہ ان کو اس قدر مانتے تھے کہ دیت اور تاوان کے مقدمات کا فیصلہ انہیں کے متعلق تھا۔ جب کسی کی ضمانت کر لیتے تھے تو قابل اعتبار سمجھی جاتی تھی۔ اہل عرب کے نسب کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ فن شعر میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ نہایت فصیح بلیغ تھے۔ مگر اسلام کے بعد شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی۔ کبھی بت پرستی نہیں کی۔ بچپن ہی سے حضور ﷺ کے ساتھ فدائیانہ محبت رکھتے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں اپنا شمار کرایا اور ایمان لانے کے لیے کوئی معجزہ بھی طلب نہیں فرمایا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے فطرت سلیمہ عطاء فرمائی تھی۔ پھر ہمیشہ کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کا ساتھ نبھانے کی گویا قسم کھائی۔ مسلمان ہو جانے کے بعد خود بخود لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے کی توجہ پیدا ہوئی۔ پھر آپؓ نے تبلیغ کا کام شروع کیا اور ایک جماعت اشراف قریش کی آپؓ کے وعظ وتبلیغ کی وجہ سے مشرف با اسلام ہوئی۔ حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فاتح ایران اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ عنہم بھی آپؓ کے وعظ ونصیحت سے اسلام کی آغوش میں آئے۔

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام لائے تو آپؓ کے پاس علاوہ مال تجارت چالیس ہزار روپیہ نقد تھے۔ وہ سب انہوں نے رسول خدا ﷺ کی خدمت اور اسلام کی اشاعت میں صرف کر دیئے۔ بعد ازاں جملہ سات غلاموں کو جو مسلمان ہو جانے کے سبب طرح طرح کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے مول لے کر آزاد کر دیئے جن میں حضرت بلالؓ کا قصہ عام طور پر مشہور ہوا۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے ہر موڑ پہ حضور نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا۔ چاہے وہ اہل مکہ کے ظلم وستم کا دور ہو یا شعب ابی طالب کی گھاٹی۔ ہجرت کا سفر ہو یا غار ثور کا قیام۔ گرمی ہو یا سردی۔ غار ہو یا مزار۔ ہر حال میں دوستی نبھائی۔ یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں نے تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ دے دیا ہے۔ لیکن ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے احسانات کا بدلہ خود رب ذوالجلال عطا فرمائے گا۔“

انہی کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میرے زمین کے دو وزیر ہیں: ابوبکرؓ اور عمرؓ۔“

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو خلیفۃ الرسول کا خطاب ملا اور یہ خطاب آپ کے سوا کسی کو نہیں ملا۔ بلکہ آپؓ کے بعد کے خلفاء امیر المومنین کہلائے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے کئی غزوات اور سرایا میں شرکت فرمائی اور منصب خلافت سنبھالنے کے بعد مرتدین کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ مسیلمہ کذاب آپ ہی کے زمانہ خلافت میں واصل جہنم ہوا۔ آپ کے زمانہ خلافت میں کئی فتوحات ہوئیں۔

حضرت صدیق اکبرؓ دو برس تین ماہ نو دن تخت خلافت پر متمکن رہ کر ۲۲ر جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو مابین مغرب وعشاء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اور اپنے حبیب حضور نبی کریم ﷺ کے پہلو میں ان کے روضہ اقدس کے اندر قیامت تک کے لئے جا کے استراحت پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد میں تین لڑکے تھے:

(۱) حضرت عبداللہؓ۔ جو غزوہ طائف میں بمعیت رسول خدا ﷺ زخمی ہوئے اور اسی زخم کی وجہ سے اپنے والد کی شروع خلافت میں وفات پائی، (۲) حضرت عبدالرحمنؓ، (۳) محمدؓ۔ جبکہ تین ہی لڑکیاں تھیں:

(۱) حضرت اسماء، والدہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، (۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، (۳) ام کلثوم جو حضرت صدیق اکبرؓ کی وفات کے وقت شکم مادر میں تھیں۔

☆☆..........☆☆

کفر و ارتداد سے توبہ کا طریقہ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

۱……اگر کوئی کافر یا مرتد اپنے کفر و ارتداد سے تائب ہوکر مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے اس کے لئے بند نہیں ہیں، وہ صاف و صریح توبہ کرکے اسلام میں داخل ہوسکتا ہے اور اسلامی برادری کا معزز فرد بن سکتا ہے۔ ”چشم ما روشن دل ما شاد“ مگر اسے اپنے تمام سابقہ کفریہ عقائد سے اجمالاً و تفصیلاً توبہ کرنا ہوگی اور اپنے سابقہ عقائد سے برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔

۲……جس شخص کا کفر و ارتداد ثابت ہوجائے اور اس کے کفریہ عقائد میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو، اس کو امام، مقتدا، مصلح اور مجدد ماننا بھی کفر ہے، کیونکہ ایسے شخص کو امام اور مجدد ماننے کے معنی یہ ہیں کہ یہ شخص اس مرتد کے عقائد و نظریات اور اس کے تمام دعووں کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو مسلمان کہنا اور سمجھنا جس طرح ضروری ہے، ٹھیک اسی طرح ایک دجال کافر و مرتد کو کافر کہنا بھی ضروری اور فرض ہے، چنانچہ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی مجدد تھے، نبی نہیں تھے، مگر علمائے امت نے اسی نکتہ کی بنیاد پر ان کو کافر ہی سمجھا، بلکہ انہیں قادیانی مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا گیا۔

۳……مرزائیوں کو اگر واقعی اپنی گمراہی کا احساس ہوگیا ہے اور وہ تہہ دل سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور پاکستان کے سچے بہی خواہ بن کر اسلامی برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو مرزائی امت کو (خواہ قادیانی، ربوی ہوں یا لاہوری) صاف صاف اپنے عقائد کفریہ سے توبہ کا اعلان کردینا چاہئے اور اس امر کا اقرار و اعتراف کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی اپنے تمام دعاوی میں واقعۃً جھوٹا تھا، مفتری تھا، کذاب تھا، دائرۂ اسلام سے خارج تھا۔ اگر وہ ایمانی جرأت سے کام لے کر اپنے نفاق اور تاویلات سے توبہ کرنے پر آمادہ ہیں تو ماشاء اللہ کیا کہنا! وہ ہمارے بھائی ہوں گے اور اخوت اسلامیہ کی عالمگیر برادری میں شامل ہوجائیں گے۔

اپنے سالہا سال کے عقائد کو غلط کہنا اور باپ دادا کے مذہب کو خیرباد کہنا، بڑے دل گردے کا کام ہے، آدمی اس میں طبعاً خفت محسوس کرتا ہے، مگر حق بات کا ماننا اگرچہ مشکل اور بے حد مشکل ہے، لیکن اس سے آدمی کی عزت و وقار کو ٹھیس نہیں لگتی، بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ہم مرزائیوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا آنجہانی کی ”سیاسی نبوت“ سے چپکے رہنے کے بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن نبوت سے وابستہ ہوجائیں تو ان کے کسی سابقہ قول و فعل پر کوئی مسلمان انہیں عار نہیں دلائے گا، بلکہ تمام مسلمان انہیں سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہوں گے، نیز اگر وہ دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہتے ہیں تو انہیں مرزا غلام احمد آنجہانی کی تمام کتابوں سے دست کش ہوجانا چاہئے اور غلام احمد کی ”احمدی“ نسبت ترک کردینی چاہئے اور اندرون و بیرون ملک مرزائیت کے تمام اڈوں کو ختم کردینا چاہئے۔

مرزائی امت تقریباً سو سال سے تاویل در تاویل کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہے، عبداللہ آتھم عیسائی کی موت اور احمدی بیگم کے آسمانی نکاح کی پیشگوئی ہو یا مرزا آنجہانی کے عجیب و غریب دعوے ہوں، مرزائیت کی تو کوئی کل بھی سیدھی نہیں۔ مرزائی امت کے صنادید سو سال سے تاویل کے تیشوں سے اس کی تراش خراش میں مصروف ہیں، مگر جسے خدا نے ٹیڑھا پیدا کیا ہو اسے کون سیدھا کرسکتا ہے: ”ولن یصلح العطار ما أفسده الدهر“ یقیناً مرزائی دوست سو سال تک مرزا آنجہانی کے ہذیانات کی الٹی سیدھی تاویلیں کرتے کرتے تھک چکے ہوں گے، خود ان کا ضمیر بھی انہیں ملامت کرتا ہوگا کہ وہ صریح غلط بیانیوں کو خواہ مخواہ تاویل کے رندوں سے تراش تراش کر سچ ثابت کرنے کی عبث کوشش کیوں کررہے ہیں؟ کاش وہ جس جال میں پھنسے ہوئے ہیں، ایک جھٹکا دے کر اسے توڑ ڈالتے اور حیص بیص اور گومگو کی جو کیفیت ان پر سو سال سے طاری ہے، اس سے ان کی گلوخلاصی ہوجاتی۔

۴……بہرحال اگر مرزائی صاحبان دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہیں تو اسلام کی آغوش ان کے لئے اب بھی کشادہ ہے اور مسلمان انہیں گلے لگانے کے لئے تیار ہیں، لیکن اگر انہیں اپنے عقائد پر اصرار ہے اور وہ مرزا آنجہانی کو بدستور مسیح موعود اور مہدی معہود یا مصلح اور مجدد مانتے ہیں اور صرف ہوا کا رخ دیکھ کر ازراہ تقیہ اپنے نظریات کو تاویلات کے نئے غلاف میں پیش کرکے مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں تو انہیں یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دینی چاہئے کہ وہ دجل و تلبیس کے راستے سے مسلمانوں کی صفوں میں ایک بار پھر گھس آئیں گے۔ ”من جرّب

المجروب حلّت به الندامة"۔

کتے، خنزیر، کافر، جہنمی اور ولد الحرام کے وہ سینکڑوں خطابات مسلمانوں کو اب تک بھی خوب یاد ہیں اور ہمیشہ یاد رہیں گے، جن سے مرزا آنجہانی نے مسلمانوں کو نوازا تھا، مسلمانوں کو مرزائیوں کے خلیفہ دوم کے وہ بیسیوں اعلانات بھی خوب یاد ہیں جن میں بڑے غرور اور تحدی سے کہا جاتا تھا:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت مصنفہ مرزا محمود)

"حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے، ہمارا اور ان کا خدا اور ہے اور ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔" (مرزا محمود کی تقریر)

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے ہمیں اختلاف ہے"۔

کیا ان واضح اعلانات کے بعد بھی اس کا امکان ہے کہ مرزا آنجہانی کے واضح کفریات کی تصدیق کرنے کے باوجود مرزائیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کی اجازت دی جائے گی؟۔

مرزائی امت نے مسلمانوں کو آخر ایسا بے حس کیوں سمجھ لیا ہے کہ وہ مرزائیوں کی صد سالہ تاریخ کو یکسر بھول جائیں گے؟، مرزائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت پر حملہ کریں، مرزا آنجہانی کو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ لا کھڑا کریں، بلکہ آپ ﷺ سے بھی اونچا مقام دیں، انبیاء کرام کی توہین وتذلیل کریں، مسلمانوں کو جنگل کے سؤر اور ذریۃ البغایا جیسی "مقدس گالیاں" دیں، مگر مسلمان ان تمام چیزوں کے باوجود انہیں امتِ اسلامیہ کی صف میں جگہ دیں؟

الغرض مرزائیوں کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں، یا تو اپنے عقائدِ کفریہ سے ہاتھ جھاڑ کر مسلمان ہو جائیں یا پھر مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کا سودائے خام اپنے ذہن سے نکال دیں۔ انہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مرزا آنجہانی کی نبوت کو ہزار ظل وبروز کے پردوں میں لپیٹیں یا مجدد ومہدی کے رنگ میں پیش کریں، لیکن امتِ اسلامیہ کا معدہ اسے کبھی ہضم نہیں کرسکتا، علاوہ ازیں مرزائی صاحبان کو اپنے "مسیح موعود" کی وصیت یاد رکھنی چاہئے کہ:

"تمہیں دوسرے فرقوں کو دعوائے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ)

"خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے، پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا، جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔" (الحکم فروری ۱۹۰۳ء)

ہم بھی مرزائی صاحبان سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کو "بکلی ترک کرنا پڑے گا" اور مسلمانوں میں گھس کر انہیں منشاء الٰہی کی مخالفت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ الا یہ کہ وہ اپنے دین مرزائیت سے تائب ہوکر نئے سرے سے اسلام میں داخل ہو جائیں۔

۲.... ہم اپنی حکومت سے بھی گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ ۲۶ برس تک پاکستان میں مرزائیت نوازی کی سرکاری مہم جاری رہی، انہیں مسلمانوں کے حقوق دیئے گئے اور ان کو مصنوعی طور پر مسلمان بنانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ انہیں اندرون وبیرون ملک سازشوں کا موقع ملتا رہا، مگر اب یہ صورت حال تبدیل ہو جانی چاہئے، مستقبل میں موقف کی نزاکت کا احساس کریں۔ اسلامی ممالک جو پاکستان کے تحفظ کا ذریعہ ہیں اور جن سے صحیح ہمدردی کی توقع کی جاسکتی ہے، صرف اربابِ کفر کی خوشنودی کے پیش نظر ان کی ہمدردی اور دوستی وتعاون سے چشم پوشی نہ کریں، آخرت کے غضب الٰہی سے قبل دنیا کے عذاب اور ذلت سے بچنے کی تدبیر کریں اور بحالتِ موجودہ سیاسی واقتصادی مشیر اور ہوائی اور بری وبحری قیادت کی جو صورت حال ہے، اس کو فوراً ختم کریں اور سابق حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے نتیجے میں جو تباہی نازل ہو چکی ہے، اس سے کچھ تو عبرت حاصل کریں۔ اسلامی وعربی ممالک جن کے ساتھ ہمارے اخوت اسلامی کے مضبوط رشتے ہیں اور جو ہر آڑے وقت میں پاکستان کے بہترین دوست ثابت ہوئے ہیں، افسوس ہے کہ انہیں بھی ہماری اس داخلی کمزوری اور ارتداد نوازی کا علم ہو چکا ہے اور ان ممالک میں قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ پر بحثیں ہو رہی ہیں، اس کے اثرات ہمارے حق میں کیا ہوں گے؟ یہ دانشمندی کے ساتھ سوچنے کی بات ہے۔ یہاں ہم یہ شکایت بھی اربابِ اقتدار کے نوٹس میں لانا چاہتے ہیں کہ ایک طرف تو یہ حالت کہ جب مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کا ذرا بھی تعاقب کیا جائے تو فوراً امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، فرقہ واریت کا جن بوتل سے باہر نکل آتا ہے اور قانون اپنے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بڑی تیزی سے حرکت میں آجاتا ہے، زبانیں بند اور جلسہ جلوس اور اجتماع پر پابندی۔

اور دوسری طرف مرزائی ہیں کہ کھلے بندوں گلی گلی اور گھر گھر ”حضرت مسیح موعود“ کا پرچار کر رہے ہیں اور یہاں تک جرأت کہ مسلمانوں کی مسجدوں اور دینی اداروں میں جا کر بڑے معصومانہ انداز سے مرزائے آنجہانی کی رسالت و نبوت کی تشریح کرتے ہیں، ہم صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے، مرزا آنجہانی کے ہفوات و ہذیانات کے تیروں سے مسلمانوں کے سینے چھلنی ہو چکے ہیں، وہ اس ملکِ پاک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غداروں کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں، دانشمندی کا تقاضا یہ ہے ان قادیانیوں کو...... تاج ختم نبوت پر ہاتھ ڈال کر اشتعال دلانے سے روکا جائے اور ان کی تحریکِ ارتداد پر پابندی عائد کی جائے اور اگر اصرار ہو کہ مرزائی بھی امت اسلامیہ کا ایک حصہ ہیں تو ہمیں یہ کہنے میں باک نہیں کہ واقعۃً یہ امت کا ایک ایسا گلا سڑا حصہ ہے، جسے جسم امت سے الگ کر دینا ہی اس کا صحیح علاج ہے، ورنہ اس ناسور کا زہر ملت اسلامیہ کے پورے وجود میں سرایت کر جائے گا اور اس کا نتیجہ موت اور تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوگا، اس مسئلہ کا حل کل بھی یہی تھا اور آج بھی یہی ہے۔ ایک معمولی اقلیت کی خوشنودی کے لئے ایک بڑی اکثریت کو ناراض کرنا آخر کون سی سیاست ہے؟ حق تعالیٰ صحیح فہم نصیب فرمائے۔

☆☆......☆☆

حکومت قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کا نوٹس لے

اسلامیانِ حلقہ منظور کالونی قادیانیت کا سدباب کریں گے

کراچی (رپورٹ: مولانا محمد رضوان) پہلا اجلاس تحفظ ختم نبوت کے کام کو مربوط اور موثر بنانے کی ہر حال میں کوشش جاری رہے گی، اسی طرح قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لینے کے لئے جامع مسجد خلفاً راشدین میں علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں علاقہ کی صورت حال پر غور و خوض کیا گیا اور ختم نبوت کے کام کو از سر نو پُرعزم انداز میں کرنے کا عہد کیا گیا۔ دوسرا اجلاس علماء، خطباء حضرات کا اجلاس جامع مسجد مریم میں منعقد کیا گیا۔ جس میں علماء نے اس بات پر زور دیا کہ ہم سب مل کر اور یکجان ہو کر اپنے آپ کو تحفظ ختم نبوت کے لئے قربان کریں۔ تیسرا اجلاس ۵ رمئی ۲۰۱۱ء کو بعد نماز عشاء جامع مسجد خلفاً راشدینؓ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور مجاہد ملت قاری اللہ داد نے کی۔ اجلاس کا آغاز مدنی مسجد سوسائٹی کے امام مولانا قاری عبدالسلام مدنی کی تلاوت سے ہوا، تلاوت کے بعد مولانا محمد بلال نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد قاری اللہ داد صاحب نے علماء کرام سے خطاب کیا۔

قاری صاحب نے کہا کہ علماء کو چاہئے کہ وہ قادیانیت پر مطالعہ سے اپنے آپ کو لیس کریں اور فرقہ واریت کی فضا کو پس پشت ڈالتے ہوئے اتحاد و اتفاق کا درس دیں، خصوصاً ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر سب یکجا ہو جائیں، ہر جمعہ کے بیان میں پانچ دس منٹ قادیانیت سے متعلق عوام الناس کو آگاہ کریں، اسی طریقے سے ائمہ کرام عوامی حلقوں میں تعلق پیدا کریں۔

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ علماء کرام کو آئینہ قادیانیت کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پوری کتاب کو سوالاً و جواباً تحریر کیا ہے، اسی طریقہ پر مجلس ختم نبوت نے علماء کرام کے لئے بیانات کے حوالے سے کتاب ترتیب دی ہے، اسے بھی اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں۔

اس موقع پر جماعت اہلحدیث کے عالم دین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلکی اختلافات اپنی جگہ پر مگر ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے ہم سب کو متفق ہونا ہوگا اور ہماری جماعت ہر اعتبار سے تعاون کی یقین دہانی کراتی ہے۔

اجلاس میں علماء کرام نے بھرپور انداز میں شرکت کی جس میں مولانا قاری عبدالسلام مدنی، مولانا حشمت اللہ، مولانا موسیٰ خان، مولانا فیصل خلیل، مولانا عبدالجلیل، مولانا مسعود، وقار احمد ان کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس کا اختتام مولانا قاری اللہ داد کی دعا پر ہوا۔ اجلاس کے بعد علماء کرام کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔

زید حامد کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر لگائے گئے

الزامات کے جوابات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

زید حامد (زید زمان) آنجہانی یوسف کذاب کا خلیفہ اور نام نہاد صحابی ہے۔ یوسف کذاب کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۹۷ء میں عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ عدالت نے ۲۰۰۰ء میں کیس کی سماعت کی، استغاثہ کی طرف سے مدعی (راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی) سمیت ۱۴ گواہ پیش ہوئے۔ یوسف کذاب کی تقاریر کی ویڈیو کیسٹس پیش ہوئیں۔ ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء کو مسجد بیت الرضا میں یوسف کذاب کی تقریر جس میں اس نے اپنے پیروکاروں کو صحابی قرار دیا تھا کی آڈیو کیسٹ پیش کی گئی۔ ملزم کے وکیل نے بعض گواہوں سے بے ہودہ سوالات تک کئے اور بھرپور جرح کی۔ عدالت نے ملزم یوسف کذاب کے وکیل کو اس قدر موقع دیا کہ یہ پروپیگنڈا نہیں کیا جاسکتا کہ عدالت مدعی کی طرف دار تھی۔

۲۸ فروری ۱۹۹۷ء کو ایک نام نہاد ورلڈ اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے یوسف کذاب نے کہا:

’’کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو! اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے خوش نصیب صاحبان ایمان۔ حضور سیدنا محمد رسول اللہ سے وابستہ ہونے والو! ان پر وارفتہ ہونے والو! ان پر تن من دھن نثار کرنے والو! صاحبان نصیب انسانو! آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی اس محفل میں القرآن بھی موجود ہے، قرآن بھی موجود ہے۔ پارے بھی موجود ہیں، آیات بھی موجود ہیں، آپ میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ ایک آیت ہے، کچھ خوش نصیب اپنی اپنی جگہ ایک پارہ ہیں، جن کو اپنے پارے کا احساس ہے، ان کو قرآن کی پہچان ہے، اور جن کو قرآن کی پہچان ہے ان کو القرآن کی پہچان ہے، آج نور کی کرنیں بھی نچھاور کرتی ہیں، اور نور کے اس سفر میں جو لوگ انتہائی معراج پر پہنچ گئے ہیں، ان سے بھی آپ کا تعارف کروانا ہے، آج کم از کم یہاں اس محفل میں ۱۰۰ صحابہ موجود ہیں، ۱۰۰ اولیاء اللہ موجود ہیں، ہر عمر کے لوگ موجود ہیں۔

بھئی صحابی وہی ہوتا ہے ناں، جس نے صحبت رسول میں ایمان کے ساتھ وقت گزارا ہو اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسول اللہ ہیں ناں اور اگر ہیں تو ان کے صاحب بھی ساتھ ہیں، اس صاحب کے جو مصاحب ہیں وہی تو صحابی ہیں۔

ان صحابہ کے ذریعے کائنات میں ربط لگا ہوا ہے ان کے صدقے کائنات میں رزق تقسیم ہو رہا ہے، ان کے صدقے شادی بیاہ ہو رہے ہیں، ان کے صدقے پانی مل رہا ہے، ان کے صدقے ہوا چل رہی ہے، ان کے صدقے چاند کی چاندنی ہے، ان کے صدقے سورج کی روشنی ہے، یہ نہ ہوں تو اللہ بھی قسم اٹھاتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ یہ جو سانس آرہا ہے یہ بھی ان کے صدقے ہے۔ یہ ہیں وہ صحابہ، ان کا آپ کو علم ہے کہ دنیا کے کتنے بڑے ولی کیوں نہ ہوں، لاکھوں کروڑوں ان کے مرید کیوں نہ ہوں، ان صحابہ کے گھوڑے، الفاظ یہ ہیں: خدا کی قسم! ان کی سواری کے پیچھے جو گرد اڑتی ہے، اس کے برابر بھی وہ پیر، وہ ولی نہیں ہوسکتا، جس کے لاکھوں کروڑوں مرید ہیں، کیوں وہ پیر ولی ہیں، اللہ کو دیکھے بغیر، یہ ہیں دیکھ کر۔

ان صحابہ میں ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے لیکن ہم صرف دو کا تعارف کروائیں گے عمر کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، حقیقت کے لحاظ سے دونوں نوجوان ہیں، ایک وہ خوش نصیب ہستی ہے، کائنات میں وہ واحد ہستی ہے نام بھی ان کا عبدالواحد ہے محمد عبدالواحد ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ جن کا خاندان پوری کائنات میں سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا وابستہ ہے رسول اللہ سے وارفتہ ہے اور محمد الرسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد رسول اللہ کے ذریعے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرۂ تکبیر کے ساتھ ان کا

استقبال کیجئے! اور میں ان کو کہوں گا، کچھ ہمیں کہیں؟ بسم اللہ!

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

آج سے ۲۵ سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے، انہوں نے فرمایا تھا:

''میں کہاں اور یہ نکہت گل!
نسیم صبح یہ تیری مہربانی''

یہ شعر تو بہت پسند آیا مگر اب پتہ لگا کہ ذات حق کا کرم اور اس کی رحمت، اس کا خاص کرم کہ یہ نکہت گل بھی اور نسیم سحر بھی اور حصول بھی وہ سب اندر ہی اندر موجود ہیں، یہ ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں، ایک اور ہے بہت عرصہ پہلے علامہ اقبال نے بڑے تڑپ کے ساتھ ایک شعر کہا تھا:

''کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزار سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں''

مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں، علامہ اقبال تو منتظر تھے، الحمدللہ ذات حق مل گیا، مبارک ہو۔

دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صد یقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی، اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والے سیّد زید زمان ہی تھے۔ آئیں سیّد زید زمان، نعرۂ تکبیر:

برسوں ایک سفر کی آرزو رہی، کتابوں میں پڑھا تھا چالیس، چالیس سال پچاس پچاس سال چلے کئے جاتے تھے ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا، میرے آقا سیّدنا علیہ صلوٰۃ والسلام کی انتہا سے انتہائی شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر، ریاضت کا مجاہدے کا گزارا جاتا تھا تو آقا کی زیارت ہوتی تھی ایک سفر کا آغاز، ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا اور خوف یہ کہ کہاں ہم! کہاں یہ ماحول! کہاں یہ دور! کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلے کرے، کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر صرف دیدار نصیب ہو، تڑپ تو تھی کہ صرف زیارت و دیدار ایسا نصیب ہو کہ صرف اس جہاں میں نہیں، صرف آخرت میں نہیں، صرف لامکاں میں نہیں، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، وصل قائم رہے، تو ایک راز سمجھ میں آیا کہ:

''نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں'' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف، اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی نگاہ سے کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہو جائے۔ نعرۂ تکبیر۔''

(منقول از کیسٹ بیت الذکر لاہور وکذاب ص:۵۰تا۵۴)

اس طویل ترین اقتباس سے ثابت ہوا کہ زید حامد (زید زمان) یوسف کذاب کا خاص چیلہ ہے، جسے کذاب نے اپنا خلیفہ اور صدیق قرار دیا، اس طرح کی اور خرافات بھی یوسف کذاب نے کہیں جو کیسٹوں اور ڈائری کی صورت میں پنجاب پولیس لاہور کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ اس بنیاد پر اس کے خلاف بندہ نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا فیصلہ کیا، کیس ایک عرصہ تک چلتا رہا۔

مدعی (راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی) کی طرف بشمول مدعی ۴ گواہ پیش ہوئے، جبکہ ملزم کی طرف سے اس کی صفائی میں زید حامد سمیت کوئی گواہ پیش نہ ہوا نہ کوئی عذر پیش ہوا۔ ۵/اگست ۲۰۰۰ء کو کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے سیشن جج نے دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت سزائے موت سنائی۔ زید حامد نے ۱۳/اگست ۲۰۰۰ء کے روزنامہ ڈان میں مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلاف عدالتی فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہا کہ: ''یہ عدل وانصاف کا خون ہے'' ۱۲/جون کو جیل میں حافظ طارق نامی ایک نوجوان نے فائر کر کے یوسف کذاب کو جہنم رسید کر دیا۔ اس کے بعد زید حامد (زید زمان) گمنامی میں چلا گیا، جب اس نے دیکھا کہ نئی نسل یوسف کذاب کو نہیں جانتی تو اس نے میدان کھلا سمجھتے ہوئے زید زمان کی بجائے زید حامد کے نام سے تقریباً ۲ سال قبل مختلف ٹی وی چینلوں میں آ کر خلافت راشدہ کے نفاذ کی بات کرنے لگا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا سعید احمد جلال پوری نے اس کا تعاقب کیا اور نئی نسل کو آگاہ کیا کہ کل کا زید زمان ہی آج کا زید حامد ہے۔ زید حامد نام بدلنے کی بجائے حلف دے کہ میرا یوسف کذاب سے جو تعلق تھا، میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ یوسف کو کذاب مانے بغیر خلافت راشدہ کی بات سراسر دھوکا ہے۔

بجائے یوسف کو کذاب سمجھتے ہوئے اس پر لعنت بھیجنے کے زید حامد (زید زمان) نے مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور میاں غفار (دنیا نیوز لاہور) کے خلاف بھرپور بھڑاس نکالی، مذکورہ ویڈیو میں اٹھائے گئے نکات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔

۱:... زید حامد نے کہا کہ ہم نے خلافت راشدہ کو قائم کرنا ہے؟

جواب: پہلے اپنے ۶ فٹ کے وجود پر قائم کیجئے۔

۲:... زید حامد نے کہا: شرعی عدالت ہوتی تو مدعی مقدمہ سمیت تمام گواہوں پر حد قذف لگائی جاتی اور انہیں کوڑے لگواتا؟

جواب: میدان میں آئیں وفاقی شرعی عدالت میں کیس کیجئے انشاءاللہ العزیز الزامات ثابت کریں گے۔

۳:... زید حامد نے کہا: ایک مومن کو کافر بنا بہت بڑا کفر ہے؟

جواب: جب یوسف کذاب کا دعویٰ نبوت ثابت ہوگیا تو وہ کافر اور ملعون ہوگیا، لہٰذا وہ دعویٰ ''نبوت بعد نبینا کفر بالاجماع'' یوسف کذاب مدعی نبوت، گستاخ رسول ہونے کے ناطے کافر تھا، کافر کو کافر نہ کہنا کفر ہے۔

۴:... زید حامد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا سہارا لیتے ہوئے کہا: ''کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ماسمع'' ہر سنی سنائی بات آگے نقل کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے؟

جواب: صرف سنی سنائی باتوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ویڈیو آڈیو کیسٹوں، ڈائری کے اوراق، عینی شاہدوں کے بیان کے بعد کیس کیا۔

۵:... زید حامد نے کہا کہ ان مولویوں نے میرے ساتھ رابطہ نہیں کیا؟

جواب: جب کسی کے خرافات سامنے آجائیں اور وہ محتاج وضاحت نہ ہوں تو متکلم سے رابطہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

۶:... کون سی بات قرآن وسنت کے خلاف ہے سامنے لاؤ؟

جواب: ایک جھوٹے مدعی نبوت کو ثابت کرنا قرآن وسنت کے خلاف ہے بلکہ کفر ہے۔

۷:... زید حامد نے کہا کہ مولویوں نے قائد اعظم کو کافر اعظم کہا تھا، اقبال کو کافر کہا تھا، گویا ان کا کام کافر کہنا ہے؟

جواب: یہ قادیانیوں کی چوسی ہوئی گنڈیری ہے، جسے زید حامد استعمال کررہا ہے، جب قادیانیوں کے کفر کی بات کی جائے تو وہ بھی ایسے الزامات لگاتے ہیں، علماء حق نے کبھی کسی مسلمان بشمول قائد اعظم و علامہ اقبال کو کافر نہیں کہا۔

۸:... زید حامد نے کہا کہ ان کے پیچھے تحریک طالبان ہے؟

جواب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً دینی و تبلیغی جماعت ہے جس کے مقاصد میں اہم ترین مقصد عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کی پاسبانی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کسی عسکری تنظیم سے تعلق نہیں رہا بلکہ اس کا مقصد یوسف کذاب، گوہر شاہی، جیسے انڈین اور اسرائیلی میڈ مذہبوں کا تعاقب ہے۔

۹:... زید حامد نے کہا کہ یوسف کذاب کو سزائے موت سنانے والی عدالت شرعی نہیں تھی؟

جواب: اس میں کوئی شک نہیں وہ عدالت شرعی نہیں، عدالت نے گواہوں، آڈیو ویڈیو کیسٹوں، ڈائری کے اوراق کو سامنے رکھ کر ملکی قانون کے تحت سزا سنائی، جو شریعت کے عین مطابق ہے۔

۱۰:... زید حامد نے کہا کہ یوسف کے خلاف کتنے علماء پیش ہوئے؟

جواب: اگر مدعی نے علماء کے فتویٰ کے خلاف کیس کیا اور کیس کی مکمل پیروی کی اور اگر یہ فیصلہ غیر شرعی تھا تو زید حامد سمیت کذاب کے چیلے شرعی عدالت میں کیوں نہیں گئے، اور اپنی صفائی میں بھی نہ تو کسی عالم کو پیش کیا اور نہ ہی غیر عالم کو گویا اپنے گرو کو عدالت میں لاوارث چھوڑ دیا۔

۱۱:... زید حامد نے کہا کہ یوسف کی صفائی میں تحریک ختم نبوت کے بڑے عالم مولانا عبدالستار خان نیازی نے بیان دیا۔

جواب: مولانا عبدالستار خان نیازی کا بیان اخبارات میں شائع ہوا کہ: ''زید زمان نامی ایک لڑکا میرے پاس آیا، اس نے چرب لسانی سے بیان لے لیا، مجھے تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا ہے۔''

مولانا عبدالستار خان نیازی کی جماعت کے قائد علامہ شاہ احمد نورانیؒ کی سرپرستی و دعائیں مدعی کے ساتھ رہیں جن کا ریکارڈ دیکھا جاسکتا ہے۔

۱۲:... زید حامد نے کہا کہ دی نیشن نے مولانا نیازی، مفتی غلام سرور قادری کا بیان کذاب کے حق میں چھاپا۔

جواب: مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کا تردیدی بیان آچکا ہے کہ انہیں زید زمان نے چکنی چوپڑی باتیں کرکے کذاب کے حق میں بیان دلوایا۔ مفتی غلام سرور قادری صاحب کا تردیدی بیان انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

۱۳:... زید حامد نے کہا: یہ بریلوی، دیوبندی مسئلہ تھا۔

جواب: اگر یہ بریلوی، دیوبندی مسئلہ ہوتا تو مولانا شاہ احمد نورانیؒ سمیت اہم بریلوی علماء یوسف کی حمایت کرتے، کسی ایک بھی عالم کا بیان یوسف کذاب کے حق میں نہیں آیا، مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کا بیان آیا تو انہوں نے اس کی تردید بھی فرمادی۔

۱۴:... زید حامد نے کہا کہ استغاثہ زنا کا الزام ثابت نہیں کرسکا، لہٰذا کیس جھوٹا ہے۔

جواب: استغاثہ میں کہا گیا کہ کچھ خواتین نے بالمشافہ اور کچھ نے فون کے ذریعہ کہا کہ یوسف کذاب نے ان پر دست درازی کی کوشش کی، یہ نہیں کہا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا۔ حد قذف تو اس وقت ہوتی ہے جب زنا کرنے کا الزام لگایا جائے اور ثابت نہ ہوسکے۔ (آیف آئی آر کی کاپی دیکھی

جاسکتی ہے)۔

۱۵:... زید حامد نے کہا کہ تزکیۃ الشہود کے معیار پر گواہ پورے نہیں اترتے۔

جواب: کیس کی سماعت کے دوران آپ یہ اعتراض کرتے، جبکہ آپ کے وکیل نے گواہوں پر جرح کی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر گواہ تزکیۃ الشہود کے مطابق نہ پورے اترتے تو آپ کا وکیل ان کی شہادت نہ ہونے دیتا۔

۱۶:... زید حامد نے کہا کہ اگر دین کے سارے معاملے سیشن کورٹ کے ججوں اور اخباری رپورٹروں نے ہی طے کرنے ہیں تو علماء کرام کی افادیت نہیں رہتی۔

جواب: پہلے کہا جاچکا ہے کہ علماء کرام کے آراؤ فتاویٰ کی روشنی میں کذاب کو سزائے موت سنائی گئی ہم بھی ججوں کو شرعی اتھارٹی نہیں سمجھتے۔

۱۷:... زید حامد نے کہا کہ یہ سارا کیس بلیک میلر اخبار ”خبریں“ نے اٹھایا۔

جواب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خالصتاً ناموس رسالت کا مسئلہ سمجھ کر کیس عدالت میں لائی۔ خبریں اخبار نے صرف اتنا تعاون کیا کہ جو خبر بھیجی گئی وہ لگادی۔

۱۸:... یہ سارا مسئلہ میاں عبدالغفار کا اٹھایا ہوا ہے جو ایک اخبار کا رپورٹر ہے، جسے نبوت اور خلافت کا فرق معلوم نہیں۔

جواب: میاں عبدالغفار زندہ ہیں، دنیا نیوز چینل کے لاہور سینٹر میں ہیں، ان سے بالمشافہ گفتگو کی جاسکتی ہے۔

۱۹:... زید حامد نے کہا کہ مرکزی جامع مسجد اسلام آباد کے خطیب مولانا عبداللہؒ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن تھے خاموش رہے، جامعہ اشرفیہ کے مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب نے آخری دم تک یوسف کا دفاع کیوں کیا؟

جواب: مولانا عبداللہؒ اس وقت چونکہ دنیا میں موجود نہیں ورنہ ان سے سوال کیا جاسکتا تھا۔ اگر یہی بات تھی کہ مولانا عبداللہؒ کذاب کو صحیح سمجھتے تھے تو کذاب کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوانے کے لئے مولانا کے صاحبزادے علامہ عبدالرشید غازی شہید نے درخواست پر دستخط کیوں کئے؟ اس درخواست پر عمل درآمد ہوا اور یوسف کذاب کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر قادیانیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جہاں تک مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب کا تعلق ہے مولانا کا وضاحتی بیان حال ہی میں شائع ہوا ہے، جس میں انہوں نے کذاب سے برأت کا اعلان کیا ہے، نیز انٹرنیٹ پر دیکھا سنا جاسکتا ہے۔

۲۰:... زید حامد نے کہا کہ جج نے ملزم کو سزا دعویٰ خلافت پر دی۔

جواب: جج صاحب کا فیصلہ پرنٹ شدہ ہے، جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ملزم کو سزائے موت دعویٰ نبوت، توہین رسالت، توہین قرآن پر ہوئی تھی۔

۲۱:... زید حامد نے کہا کہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب احادیث سناتے ہیں کہ فتنہ علماء سے اٹھے گا، لہٰذا یہ فتنہ تھا جو علماء سے اٹھا۔

جواب: ہم علماء سُو کی حمایت نہیں کرتے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ قادیانیت، پرویزیت، گوہر شاہی، یوسف کذاب جیسے فتنوں کا تعاقب کیا نہ کہ کوئی فتنہ اٹھایا۔

۲۲:... زید حامد نے کہا کہ ججوں کو تھریٹ کرکے اپنی پسند کا فیصلہ لیا گیا۔

جواب: یہ عدالت کی توہین اور عدم اعتماد ہے کہ گن پوائنٹ پر ان سے فیصلہ لیا گیا۔

۲۳:... زید حامد نے مدعی پر یہ الزام لگایا کہ اس نے سنی سنائی باتوں پر یقین کیا تحقیق نہیں کی۔ صرف خبریں اخبار کی رپورٹنگ پر کیس کرڈالا۔

جواب: مدعی نے ویڈیو، آڈیو کیسٹیں دیکھنے اور سننے کے بعد اور بہت سے راویوں کے بیانات سننے کے بعد کیس کرنے کا فیصلہ کیا نہ کہ خبریں اخبار کی معلومات پر اکتفا کیا۔

۲۴:... زید حامد نے کہا کہ یوسف علی نے کبھی میرے لئے میرا صحابی کے الفاظ استعمال نہیں کئے۔

جواب: جب یوسف نے کہا کہ یہ اجتماع مبارک اجتماع ہے، جس میں سو صحابہ کرام موجود ہیں اور زید حامد کا صحابی کی حیثیت سے تعارف کروایا تو کیا زید حامد یوسف کذاب کا صحابی نہیں؟

۲۵:... زید حامد نے کہا کہ شجاع آبادی نے یوسف علی پر زنا کا الزام لگایا ہے۔

جواب: میں نے عدالت میں کہا تھا کہ میرے پاس دو عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب نے ہمارے ساتھ دست درازی کی کوشش کی، یہ نہیں کہا تھا کہ ان کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔

۲۶:... زید حامد نے کہا کہ ایک کریمنل گروپ (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) ہمارے خلاف ہے، باقی سارے جہادی، پیر، مولوی ہمارے ساتھ ہیں۔

جواب: یہ زید حامد کا جھوٹ ہے کہ ہم کریمنل لوگ ہیں، اگر یہ لوگ ایک جرم ثابت کریں کہ میں نے یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جرائم کی دعوت دی یا اجازت دی تو ہم بڑی سے بڑی سزا بھگتنے کو تیار ہیں۔

۲۷:... زید حامد نے کہا کہ جلال پوری کو کتاب لکھنے کا کس نے کہا تھا؟

جواب: مولانا جلال پوری شہیدؒ سے جب لوگوں نے لگاتار سوالات کئے تو مولانا نے قلم اٹھایا اور آپ کے چیف گرو یوسف کذاب اور آپ کے دجل وتلبیس کا پردہ چاک کیا۔

۲۸:... زید حامد نے کہا کہ مولانا عبدالرحمن اشرفی، مفتی غلام سرور قادری، مولانا عبدالستار خان

نیازی نے یوسف علی کی صفائی پیش کی۔

جواب: مولانا عبدالرحمن اشرفی سمیت مذکورہ بالا بزرگوں کے بیانات ریکارڈ ہیں کسی نے اس کی صفائی پیش نہیں کی، اگر مذکورہ اکابرین نے اس کی حمایت کی ہے تو ان کی اوریجنل تحریرات پیش کی جاتیں، یہ سب کذاب کے چیلے زید حامد کے کذبات ہیں۔

۲۹:... زید حامد سے سوال کیا گیا کہ آپ یوسف کذاب کو جانتے ہیں تو اس نے کہا کہ نہیں، میں یوسف علی کو جانتا ہوں، یوسف کذاب کو نہیں۔

جواب: یوسف علی کو کذاب اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے بہت سے لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو محمد کہا اور زید حامد کو صحابی کہا، تو اپنے آپ کو محمد کہنے والا اور اپنے رفقاء کو صحابی کہنے والا کذاب نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۰:... زید حامد نے کہا کہ مولانا نیازی نے کیس علماء بورڈ میں لے جانے کا مشورہ دیا۔

جواب: مدعی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھا، نہ کہ روزنامہ خبریں! آپ کو مدعی سے رابطہ کرنا چاہئے تھا، آپ اپنے پیر یوسف کذاب کے حق میں گواہی دیتے اور علماء بورڈ کے قیام کے لئے سعی جدوجہد کرتے، آپ کا کوشش نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ علماء بورڈ کے قیام کے لئے مخلص نہیں تھے۔

۳۱:... زید حامد نے کہا کہ مولانا نیازی کا فتویٰ یوسف کذاب کی فیور میں ہے کہ اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔

جواب: فتویٰ تو مفتی دیتا ہے، مولانا نیازی قابل احترام سیاسی و مذہبی رہنما تھے، لہٰذا آپ کا یہ کہنا کہ ان کا فتویٰ فیور میں آیا غلط ہے۔

۳۲:... زید حامد نے کہا کہ جب تک تقاضے پورے نہ کئے جائیں کسی کو کذاب نہیں کہا جاسکتا۔

جواب: ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ تقاضے پورے کئے جائیں، چنانچہ سیشن کورٹ نے تقاضے پورے کرکے اسے کذاب کا لقب دیا اور عدالت نے کہا کہ اس کا مرتد و کافر ہونا ثابت ہوگیا ہے اور ایسے حالات میں کسی قسم کی توبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

۳۳:... زید حامد نے کہا کہ پاکستان کی عدالتوں میں انصاف تو ہے نہیں ...اور مولوی کتنا تحریث کرتے ہیں... فیڈرل شریعت کورٹ میں حل کروانا چاہئے۔

جواب: اگر فیصلہ غلط تھا دباؤ میں آکر کیا گیا تو ہائیکورٹ موجود تھا، سپریم کورٹ موجود تھا، آپ اپیل کرتے آپ کو کس نے روکا تھا، آپ کا اپیل نہ کرنا بدنیتی پر مبنی ہے۔

۳۴:... زید حامد نے کہا کہ علماء کرام عدالتی ٹرائل کا سامنا نہیں کرسکتے، انہیں کوڑے پڑیں گے۔

جواب: زید حامد کو ۱۳ سال کے بعد ٹرائل کا خیال آیا، بے وقت کے روئے سے خاموشی بہتر ہے، اگر عدالت میں جانے کا ارادہ ہے تو آپ کو کس نے روکا ہے؟

۳۵:... زید حامد نے کہا کہ جب زنا ثابت نہیں ہوسکا تو ان کی گواہی ویسے ہی ختم ہوجاتی ہے۔

جواب: مدعی نے مقدمہ میں یہ کہا ہے کہ اس نے عورتوں کے ساتھ دست درازی کی کوشش کی، اس وقت عورتوں نے آکر مدعی کو کہا تھا، چنانچہ ٹرائل کے وقت انہیں متاثرہ فریق کو عدالت میں بلانے کا مطالبہ کیا جاتا، ویسے بھی یہ الزام زنا کا ارتکاب کرنے کا نہیں، جس پر حد قذف لگائی جاتی ہے۔

۳۶:... زید حامد نے کہا کہ میں یوسف کو اچھی طرح جانتا ہوں ابتدا میں، میں نے اس کے ساتھ وقت گزارا ہے۔ ۱۹۹۲ء کے بعد وہاں سے چلا آیا، مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتا رہا؟

جواب: یہ جھوٹ ہے، ۱۹۹۲ء کے بعد ۱۹۹۷ء میں یوسف کذاب نے زید حامد کو صحابی قرار دیا تو یہ اس محفل میں موجود تھا، جب ۱۹۹۷ء میں ٹرائل ہوا تو زید حامد تقریباً تمام پیشیوں پر آتا رہا اور اسے جیل سے نکالنے کے منصوبے بھی یہی بناتا رہا۔ یہ اس کی موت کے وقت تک ساتھ رہا، تو یہ کہنا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتا رہا، یہ زید حامد کا دجل و فریب ہے۔

غرضیکہ راقم نے یونیورسٹی کے طلباء سے زید حامد کی ہونے والی گفتگو کو سامنے رکھ کر اس کے چند سوالات مرتب کئے اور اس کے جوابات دیئے۔ ہم زید حامد کو پھر مشورہ دیتے ہیں کہ اس میں رتی برابر صداقت ہے تو علی الاعلان یوسف کذاب، اس کے عقائد، اس کے صحابی ہونے کے نظریہ سے توبہ تائب ہوکر برأت کا اعلان کرے اور یوسف کذاب کے کذاب ہونے کا واضح اعلان کرے۔ ☆☆☆

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

آخری قسط

نام نہاد مبلغ وحیدالدین خان

محمد عبداللہ بن عباس

دین دشمن قوتوں کا آلۂ کار

’’مسلمان اگر مرتد ہو جائے تو اس کی توبہ قابل قبول ہوگی، سوائے اس مرتد کے جس کا کفر کسی پیغمبر پر سب وشتم کی وجہ سے ثابت ہو۔ بطور حد اسے قتل کیا جائے گا اور مطلقاً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر سب وشتم کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی، کیونکہ یہ حق اللہ کا ہے، جب کہ سابق الذکر بندے کا حق ہے، جو توبہ کر لینے سے زائل نہیں ہوتا ہے اور یہی حکم ہوگا اس شخص کا بھی جو دل سے پیغمبر ﷺ سے بغض وعداوت رکھے۔‘‘ (درمختار ج:۳،ص:۳۱۹)

وحیدالدین خان سزائے قتل کے انکار پر اپنے موقف پر زور دینے کے لئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رحمت عالم بنا کر بھیجے گئے تھے، نہ کہ قاتل عالم۔

اگر وحیدالدین خان سزائے قتل کی حکمت پر غور فرماتے تو شاید یہ بات ان کی سمجھ میں آجاتی کہ شاتم رسول کی سزائے قتل عین رحمت ہے اور اس میں انسانیت کی نجات مضمر ہے۔ قرآن میں قصاص کو زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے’’وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ‘‘۔

ترجمہ:...... ’’اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے‘‘۔

قصاص کو حیات اس لئے کہا گیا ہے کہ اس سے کشت وخون کی بدامنی سے انسانیت کو نجات ملتی ہے۔ شاتم رسول کا قتل دراصل پیغمبرؑ کے کردار کے قتل کی کوشش کا انتقام ہے۔ اگر یہ انتقام نہ لیا جائے تو شاتم رسول کا جرم غضب الٰہی کے نزول کو دعوت دے گا اور جب خدا کا غضب نازل ہوتا ہے تو قہر عالم آشوب بن کر مجرم اور غیر مجرم سب کو یکساں طور پر اپنا نشانہ بناتا ہے اور ایک پورا خطۂ ارضی عذاب کا شکار ہوسکتا ہے۔ اسی لئے شاتم رسول کا قتل غضب الٰہی کو روکنے کا ذریعہ ہے۔

وحید خان صاحب اجتناب کیجئے کہ:

خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر روانہ کیا۔ کیا انہوں نے غلط کیا؟ انہیں اسے دعوت دینی چاہئے تھی، لیکچر دینا چاہئے تھا؟

سیدنا عمر بن خطابؓ نے حضور ﷺ کا فیصلہ نہ ماننے والے منافق کو قتل کر دیا، اس منافق کو جناب عمرؓ میٹھا میٹھا وعظ سناتے؟ کیا سیدنا عمرؓ نے غلطی کی؟ انہیں صبر سے کام لینا چاہئے تھا؟

حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ دو بچے، جنہوں نے ابوجہل کو قتل کر دیا، کیا انہوں نے غلطی کی؟ کیا انہیں چاہئے تھا کہ سوچتے کہ ابوجہل بزرگ آدمی ہے، عمر کے لحاظ سے بڑا ہے؟ کیا انہیں چاہئے تھا کہ اس کا ادب کرتے اور دعوت دیتے اور صبر سے کام لیتے؟

حضرت خالد بن ولیدؓ نے مرتدین کو قتل کر دیا، کیا انہیں قتل نہیں کرنا چاہئے تھا؟ ان کے لئے درس وتدریس کا انتظام کرنا چاہئے تھا؟ حضرت خالد بن ولیدؓ جو نبی ﷺ کے ساتھی تھے، انہوں نے غلط کیا؟

ایک صحابیؓ نے مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل کر دیا، کیا اس صحابیؓ رسول نے غلط کیا؟ کیا اسے قتل کرنے کی بجائے اسے نصیحتیں کرنی چاہئے تھیں؟

سلطان نورالدین زنگی نے روضۂ رسول ﷺ کو سرنگ لگانے والے سفاک کافروں کو قتل کر دیا۔ کیا زنگی نے غلط کیا؟ کیا اسے کافروں کو قتل نہیں کرنا چاہئے تھا؟ انہیں دعوت کے گجرے پیش کرنا چاہئے تھے؟

حجاج بن یوسف نے ایک مسلمان عورت کی پکار پر اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو لشکر سمیت سندھ بھیج دیا۔ کیا اس نے غلط کیا؟ اسے صبر سے کام لینا چاہئے تھا؟ راجا داہر کو برداشت کرنا چاہئے تھا؟

کیا طارق بن زیادؒ نے غلط کیا؟ کیا اسے یہ چاہئے تھا کہ وہ کہتا تم قرآن پڑھو اور وہ انجیل؟ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو لڑنا اچھی بات نہیں، یہ فتنہ ہے؟

غازی علم الدین شہیدؒ نے راج پال کو قتل کرکے غلطی کی؟ جس کا آپ نے مسئلہ شتم رسول میں ذکر بھی کیا ہے۔ کیا اسے چاہئے تھا کہ راج پال کو بلاتا اور اسے سمجھاتا؟ اسے دعوت دیتا یا صبر کرتا اور سوچتا کہ صبر میں اجر ہے؟

قرآن کریم کے بعد سنت نبوی ﷺ اسلامی قانون کا دوسرا اساسی ماخذ ہے اور خود قرآن کریم نے سنت نبوی ﷺ کی اتباع اور پیروی کو بے شمار مواقع پر لازمی قرار دیا ہے اور جہاں اطاعت الٰہی کا مطالبہ کیا ہے اس کے ساتھ ہی اطاعت رسول کا بھی مطالبہ کیا ہے، بلکہ قرآن کریم میں جہاں جہاں انبیاءؑ کی دعوت کا ذکر آیا ہے، وہاں ان کی دعوت کا ایک لازمی جز اطاعت رسول بیان ہوا ہے اور نبیؑ نے اپنی دعوت کا آغاز ہی ان الفاظ سے کیا ہے:

’’اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوْا

اللہ وَاَطِیْعُوْنَ"۔ (الشعراء:۱۰۷،۱۰۸)

ترجمہ:..... "میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"۔

قرآن کریم کے مطالعے سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی نظر میں "اطاعت رسول" خدا کی اطاعت کا ایک لازمی حصہ ہے، بلکہ اللہ کی اطاعت کی واحد صورت ہی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی جائے، اور اس حقیقت سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے، جسے رسول اللہ ﷺ کی ذات سے ایسی عداوت ہو، جیسی ابوجہل کو تھی اور ایسی دشمنی ہو، جیسے ابولہب کو تھی۔

وحید الدین خان صاحب دور حاضر میں مسلمانوں کو مسلسل ہزیمت و پسپائی کا درس دے رہے ہیں اور اپنے اس درس ہزیمت کو قرآن و سنت سے مدلل کر کے پیش کرنے کی انتھک کوشش کر رہے ہیں، صلح حدیبیہ کے واقعہ کو اپنے مخصوص فکری سانچے میں ڈھال کر اس طرح پیش کرتے ہیں کہ وہ واقعہ ان کے "فلسفۂ ہزیمت" کی اساس بن سکے اور اس سلسلے میں واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے میں کوئی تکلف محسوس نہیں کرتے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن، خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی چہیتی صاحبزادی، حواری رسول حضرت زبیر بن العوامؓ کی شریکۂ حیات حضرت اسماءؓ کے مرتبہ و مقام سے کون مسلمان ناواقف ہوگا؟۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں ذات النطاقین کے لقب سے نوازا۔ اسی جلیل القدر صحابیہ کا تذکرہ وحید الدین خان کے قلم سے پڑھئے:

"حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ماں (اسماءؓ) نے ان کو مسلم حکمران سے لڑنے پر اکسایا، چنانچہ ایک شخص جو لڑائی کا ارادہ چھوڑ چکا تھا، وہ دوبارہ لڑائی لڑنے پر آمادہ ہوگیا۔ شہنشاہ اکبر کی ماں (مریم مکانی) نے اکبر کو ملا عبدالنبی کے خلاف کارروائی کرنے سے روکا، چنانچہ اکبر ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے سے باز رہا، وغیرہ، وغیرہ۔ راقم الحروف اگر بچپن میں ماں سے محروم ہو جاتا یا اگر مجھ کو ایسی ماں ملتی جو مجھے اپنے دشمنوں کے خلاف لڑنے جھگڑنے پر اکساتی رہتی تو یقینی طور پر میری زندگی کا رخ بالکل دوسرا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسے انجام سے بچایا اور مجھ کو اپنی ایک صداقت کے اظہار کا ذریعہ بنایا، تاہم اس عالم اسباب میں جو ہستی اس واقعہ کا ابتدائی سبب بنی، وہ یقیناً ایک خاتون تھی اور وہ بھی اسلامی اصولوں کے مطابق ایک خانہ نشین خاتون"۔ (خاتون اسلام، ص:۲۰۴)

حضرت اسماءؓ جیسی مقدس، صاحب عزیمت ماں اور ان کے جلیل القدر فرزند حضرت عبداللہ بن زبیرؓ پر پوری امت ہمیشہ فخر کرتی رہی ہے۔ وحید الدین خان صاحب پہلے مسلمان ہیں جو اسماءؓ کی تربیت کو غلط قرار دیتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ میری ماں نے وہ تربیت نہیں دی جو حضرت اسماءؓ نے اپنے بیٹے کی تربیت فرمائی، نیز حضرت عبداللہ بن زبیر جیسے "انجام" سے بچنے پر بے پناہ مسرور ہیں۔

دو تین صدیوں کے تمام مجددین و مصلحین، مجاہدین و شہداء، وحید الدین خان صاحب کے نزدیک معتوب ہیں۔ یہ سب حضرات (وحید الدین خان کے بقول) منفی ردعمل کی نفسیات کا شکار ہو گئے اور بربادی کی تاریخ چھوڑ کر اس دنیا سے گئے۔ مجاہد کبیر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، شاہ عبد العزیز دہلویؒ، سید احمد شہید بریلویؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، مجاہدین شاملیؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، شیخ حسن البناءؒ، سید قطب شہیدؒ، جمال الدین افغانیؒ، علامہ اقبالؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ اور معاصر شخصیتوں پر موصوف نے پیہم جو مشق ستم کی ہے، اس کا شکوہ بے کار ہے۔

مولانا عتیق احمد قاسمی (استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) لکھتے ہیں:

"وحید الدین خان صاحب کی تحریروں میں نثری شاعری کے نمونے بکثرت ملتے ہیں، ہمارے نزدیک نثر میں شاعری کی جھلک آنا کوئی بڑا سنگین جرم نہیں ہے، لیکن وحید الدین خان صاحب نے یہ شاعری زیادہ تر خدا کی ذات و صفات اور اسلامی عقائد اور احکام کے بیان میں کی ہے اور اس میں وہ اس حد تک آگے چلے گئے ہیں کہ انہیں بارگاہ الٰہی کی مقام شناسی کا بھی خیال نہیں رہا، اس لئے بسا اوقات ان کی یہ شاعرانہ تحریریں گمراہی کی حدوں کو چھوتی ہیں"۔

قارئین! کسی مسلمان مصنف کے افکار و خیالات کا تنقیدی جائزہ لینا کوئی خوش گوار کام نہیں ہے، مگر جب امت کے اجماعی مسائل سے انکار کیا جارہا ہو...... دین کا نیا تصور پیش کیا جارہا ہو...... قرآن و حدیث کی من پسند تشریح کی جارہی ہو...... محسنین امت اور اسلاف سے بے اعتمادی پیدا کی جارہی ہو...... قرآن وحدیث اور سیرت نبوی کے نام پر امت مسلمہ کی غلط راہنمائی کی جارہی ہو...... اسلام کی نئی تعبیر و تشریح کی جارہی ہو...... اور اس کی وجہ سے امت مسلمہ کے کسی طبقہ میں فکری انتشار اور نظریاتی گمراہی پھیل رہی ہو، ایسی صورت میں بڑے سے بڑے سنگین حالات بھی اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتے کہ زبان پر مہر سکوت لگائی جائے۔ ہمارا دین ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، دین اسلام کو ترمیم و اضافہ سے بچا کر اصلی حالت میں باقی رکھنا ہمارا فرض ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب کا خاتمہ بالایمان ہو، ہم کو دین حق اور صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہمارے دل و دماغ کو ہر طرح کی گمراہی اور فکری انحراف سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں حب جاہ جیسے مہلک مرض سے بچائے۔ آمین۔ ☆☆☆

قادیانی سوالات اور ان کے جوابات!

مولانا غلام رسول دین پوری

۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۷ فروری ۲۰۱۱ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر مولانا اللہ وسایا، مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے ختم نبوت کانفرنس منعقدہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ پروگرام کچھ یوں ترتیب دیا گیا کہ فیصل آباد سے آگے جڑانوالہ روڈ ورکشاپ سٹاپ پر کچھ افراد قادیانیوں کے رہتے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہمارے کچھ اشکالات ہیں۔ ان کا جواب ہمیں مل جائے تو ہم اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ بھی بتادیا گیا تھا کہ یہ پروگرام ''جامع مسجد شوکت علی فضلی'' واقع برلب جڑانوالہ روڈ میں ہوگا۔ اس عظیم اور نیک مقصد کے لئے مولانا نے سفر فرمایا اور اپنے ہمراہ مولانا عبدالرشید سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد اور راقم الحروف کو بھی کمال شفقت فرماتے ہوئے لے لیا۔ نماز عصر کے وقت جامع مسجد مذکورہ بالا میں پہنچے۔ اذان ہوچکی تھی۔ جماعت باوضو تیار بیٹھی تھی۔ مولانا اللہ وسایا اور ان کے رفقاء نے نماز کی تیاری کی۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد مولانا حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے۔ الحمدللہ! اس سوالیہ نشست کے بارے میں مسلمانوں کو علم ہوا تو کافی تعداد میں جمع ہوگئے۔ جس میں عوام کے علاوہ علماء بھی تھے تو حاضرین نے مولانا اللہ وسایا کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ قادیانی ہمیں بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر آئے دن ہم سے الٹے پلٹے سوالات کرتے رہتے ہیں۔ جن کا نہ سر نہ پاؤں۔ ہمیں تو اتنا علم نہیں کہ انہیں جواب دے کر مطمئن کرسکیں اس لئے حاضرین کی یہ تعداد جمع ہوگئی ہے کہ ہم بھی قادیانیوں کے سوالات سنیں اور جوابات بھی۔ تاکہ ہمارے ایمان میں اضافہ ہو اور آئندہ کوئی قادیانی سوال کرے تو ہم اسے جواب دے کر مطمئن کرسکیں۔ چنانچہ مولانا اللہ وسایا نے دریافت کیا۔ کون صاحب ہیں اور کہاں ہیں؟ تو نمازیوں میں سے چند رفقاء اسے لے آئے۔ مولانا اللہ وسایا نے باوجود نقاہت کے کھڑے ہوکر معانقہ فرمایا اور اپنے ساتھ بائیں جانب بٹھالیا۔ بعد از طلب خیریت، نام دریافت فرمایا؟ اس نے بتایا میرا نام محمد اسلم ہے۔

محمد اسلم قادیانی کے سوالات واشکالات سے پہلے مولانا نے کچھ گزارشات فرمائیں! جو آگے تمہید کے زیرعنوان ملاحظہ فرمائیں گے۔ لیکن اس تمہید سے پہلے راقم الحروف عرض گزار ہے۔

تنبیہ: اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا کی صحت، علم وعمل، کمال فطانت وسعت ذکاوت اور خدمات ختم نبوت میں برکت رکھیں۔ اسلم قادیانی کو اعتراض کرنا بھی کسی نے نہ سکھایا۔ بمشکل ایک لفظ یا ایک جملہ کہہ پاتا۔ مگر مولانا اللہ وسایا اس کا مکمل اعتراض پہلے اس کے آگے رکھتے اور اس سے تائید لیتے کہ تو یہ کہنا چاہتا ہے؟ تو وہ جی ہاں میں جواب دیتا۔ پھر مولانا اللہ وسایا اس کا مفصل اور مکمل جواب ارشاد فرماتے۔ وہ پوری آیت کیا اس کے ترجمہ کا ایک لفظ اور وہ بھی قادیانیت کے نقطہ نظر (جو صبح وشام انہیں رٹوائے گئے تھے) کے مطابق کہتا۔ مولانا اللہ وسایا اس آیت کے سیاق وسباق کو ملاکر مکمل ترجمہ وتفسیر کرکے کمال دیانت اور کامل اعتماد کے ساتھ اس کا جواب مرحمت فرماتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ اب اسلم قادیانی قادیانیت ترک کرکے داخل اسلام ہوجائے گا اور اس بات کی مسرت اور مولانا اللہ وسایا کے جوابات کو سن کر حاضرین مجلس کے چہروں پر اور خود مولانا اللہ وسایا کے مبارک چہرے پر بشاشت وانبساط نمایاں طور پر بندہ راقم الحروف محسوس کرتا۔ مگر ہدایت کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے قبضہ میں رکھا ہے۔ کسی کو اس کے آگے ہمت نہیں۔

نیز راقم بخوبی جانتا ہے اس دن مولانا اللہ وسایا کی طبیعت بہت ناساز تھی۔ ضعف ونقاہت الگ تھی۔ مولانا اللہ وسایا ایک جواب سے ابھی فارغ نہ ہو پاتے کہ اسلم قادیانی پھر کوئی شوشہ چھوڑ دیتا۔ مولانا اللہ وسایا دوبارہ کمال دیانت کے ساتھ برجستہ جواب ارشاد فرماتے۔

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ کہ اپنی جوابی تقریر میں مرزاغلام احمد قادیانی ملعون ودجال کی ناپاک اور غلیظ کتب سے بھی ازبر حوالہ نہایت دیانتداری سے پیش فرماتے اور کئی ایسی کتب کا نام لیا جو میں نے بھی کبھی نہیں سنا تھا۔ نیز اس تقریر میں بندہ کے سامنے بھی عجیب وغریب نکات سامنے آئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا اللہ وسایا کی صحت اور خدمات ختم نبوت میں برکت عطا فرمائیں۔ آمین! اور مولانا اللہ وسایا کے علوم ومعارف سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔ آمین!

تمہید:

مولانا اللہ وسایا نے تمہیداً کہ مجھے یہاں کے دوستوں نے بتایا کہ ایک صاحب قادیانی ہیں وہ کہتا ہے کہ میرے کچھ اشکالات ہیں۔ مولوی صاحب آکر جواب دے دیں۔ میرے اشکالات دور کر دیں تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ مجھے اس سفر کا اندازہ تو نہیں تھا۔ اس لئے دیر ہوگئی۔ میں نے سمجھا تھا کہ ڈھڈی والا ہوگا جہاں ہمارے دوست شاہ صاحب رہتے ہیں۔ تاہم! برادر! میں نہایت اختصار کے ساتھ سب سے پہلے دو باتیں عرض کرتا ہوں۔

۱:... پہلی بات تو یہ ہے کہ ایمان اور اسلام اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک معاملہ ہے۔ میں آپ کو دھوکہ دے سکتا ہوں۔ آپ مجھے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ بندہ اپنے رب کو کبھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ ایسے نا بھائی اسلم؟ جی بالکل! (اسلم نے جواب میں کہا) قبول اسلام سے پہلے ایک مرتبہ نہیں دس مرتبہ سوچ لو۔ کیونکہ قبول اسلام کے بعد اسلام کو چھوڑ دینا دوبارہ کفر کی طرف واپس ہوجانا، قادیانیت میں چلے جانا، اسلام میں ناقابل برداشت جرم ہے۔ جس سے پورا معاشرہ کا نظام خراب ہوجاتا ہے۔ معاشرہ میں فساد لازم آتا ہے۔ جو شرعاً بہت بڑا جرم ہے۔ مذہب اسلام کے ساتھ مذاق ہے یہ کیا بات ہوئی صبح اسلام قبول کیا۔ شام کو چھوڑ دیا۔ آج اسلام میں داخل ہوئے، کل کو ماری چھلانگ اور پھر کفر میں جا پڑے۔ یہ ایک گھناؤنا فعل ہے۔ جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ نیز یہ احباب جو یہاں جمع ہیں ان حاضرین میں سے کسی ایک کو بھی میں نے نہیں بلایا اور نہ ہی میں اس حق میں ہوں۔ میں اور آپ کسی کونے میں بیٹھ جاتے۔ آپ مجھ سے پوچھتے جاتے سوالات کرتے جاتے۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا جاتا۔ آپ اپنی کہتے جاتے میں اپنی کہے جاتا بات کسی کنارے جالگتی۔ بہرحال! میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں! قبول اسلام سے پہلے دس دفعہ سوچ لیں، بیس دفعہ سوچ لیں۔ آج نہیں کل سہی! جب شرح صدر ہو اسلام قبول کرلو۔

۲:... دوسری بات یہ ہے کہ ختم نبوت پر وعظ کرنا یا قادیانیت کی تردید کرنا میرا پیشہ نہیں کہ جان کر میں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی بہت زمین دے رکھی ہے۔ اسی سے میرا روٹی کپڑا اور دیگر ضروریات کے پورے ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ میرا پیشہ نہیں بلکہ میں نے اپنی عاقبت اور قبر کو سامنے رکھ کر اسے حق اور سچ سمجھ کر اختیار کیا ہوا ہے کہ شب و روز تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کرتا ہوں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ آپ نے بھی اپنی عاقبت اور قبر کو سامنے رکھ کر قادیانیت کو حق اور سچ سمجھ کر اسے اختیار کیا ہے۔ کوئی دنیاوی مفاد پیش نظر نہیں۔ کیوں بھائی اسلم؟ جی بالکل اسی طرح ہی ہے۔ (اسلم قادیانی نے جواب میں کہا) یوں میں اور آپ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس دوران (یعنی گفتگو کے دوران) ڈنڈی نہیں ماروں گا۔ آپ کے سوالات میں جو صحیح بات کریں گے۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ میرا وعدہ ہے۔ دوران گفتگو ڈنڈی نہیں ماروں گا۔ کیونکہ میں اب زندگی کے اس حصے میں ہوں پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے۔ اب میں نے دھوکہ دے کے کیا کرنا ہے۔ اپنی عاقبت تو خراب نہیں کرنی۔ میری بات سمجھ آئی ہے؟ جی بالکل! یاد رکھیں! اس مجلس کے بعد آپ کو اختیار ہے؟ ایک مجلس نہیں کئی مجلسیں آپ اختیار کریں۔ پھر سوچیں جلدی نہ کریں۔ آج نہیں کل! جب جی چاہے اسلام قبول کرلیں۔ (یہ باتیں بطور تمہید مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمائیں)

سوالات و جوابات

مولانا نے پھر اسلم قادیانی سے فرمایا: اب آپ دل کھول کر سوال کریں۔ پوچھیں۔ اپنے اشکالات میرے سامنے رکھیں اور میں جواب دوں۔

اسلم قادیانی: میں عالم نہیں ہوں۔ پڑھا ہوا نہیں۔ خلیفۂ وقت کی کتابوں میں جو کچھ پڑھا ہے اس کے تحت پوچھتا ہوں۔ سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہود نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا اور وہ سولی نہیں چڑھے۔ ان لوگوں کو شبہ میں ڈال دیا۔ قتل بھی نہیں ہوئے۔ سولی بھی نہیں چڑھے۔ انہیں شبہ میں ڈال دیا۔ انہیں کون سی شبہ پڑ گئی۔ پھر آگے ہے کہ اللہ نے طرف اپنے اٹھالیا۔ میں نے اہل سنت والجماعت کے ایک عالم دین مولانا عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمہ میں بھی دیکھا۔ آپ اس سے حیات ثابت کریں؟ (حضرت نے قرآن پاک منگوایا اور سورۂ نساء کی وہ آیات کھولیں)

مولانا اللہ وسایا: لو جی! یہ ہے وہ آیت کریمہ جس کے متعلق آپ کہتے ہیں۔ دیکھئے! بات یہاں سے شروع ہورہی ہے:

"اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم • بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • فبما نقضھم میثاقھم و کفرھم بایٰت اللہ وقتلھم الانبیاء بغیر حق وقولھم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیھا بکفرھم فلا یؤمنون الا قلیلا • وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما • وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔"

(نساء:۱۵۵تا۱۵۸)

ترجمہ: ”ان کو جو سزا ملی سو ان کی عہد شکنی پر اور منکر ہونے پر اللہ کی آیتوں سے اور خون کرنے پر پیغمبروں کا ناحق اور اس کہنے پر کہ ہمارے دل پر غلاف ہے، سو یہ نہیں بلکہ اللہ نے مہر کردی ان کے دل پر کفر کے سبب سو ایمان نہیں لاتے مگر کم اور ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے پر اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا۔ مسیح عیسیٰ مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا۔ اللہ کا، اور انہوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ کچھ نہیں ان کو اس کی خبر صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بے شک، بلکہ اس کو اٹھالیا۔ اللہ نے اپنی طرف اور اللہ تعالیٰ ہے زبردست حکمت والا۔“

بھائی اسلم: اللہ تعالیٰ نے یہاں سے بات شروع کی ہے اور یہودیوں کے لعنتی ہونے کے اسباب بیان فرمائے ہیں اور وہ اسباب دو حصوں میں تقسیم فرمائے ہیں۔ (۱) اقوال۔ (۲) افعال۔ جو باتیں تھیں وہ ان کے اقوال اور قول کہہ کر بتائے اور جو کام تھے، افعال تھے۔ وہ افعال کہہ کر، کام کہہ کر، فعل کہہ کر بتائے۔ مثلاً فرمایا:

۱:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ وعدہ خلافی اور عہد شکنی کرتے تھے۔

۲:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ اللہ کی آیات کا مذاق اڑاتے تھے۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنا یا مذاق اڑانا یہ کفر ہے۔ جو یہود نے کیا۔

۳:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا قتل ناحق کیا۔ انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ایک قتل دوسرا ناحق قتل کرنا۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ کریلا اور نیم چڑھا۔ ایک قتل کرنا دوسرا انبیاء کا قتل کرنا اور قتل بھی ناحق تو اس فعل قتل سے بھی وہ لعنتی ہوئے۔

۴:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ کہتے تھے۔ ”ہمارے دلوں پر غلاف ہے“ تمہاری رشد وہدایت کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ان کے تکبر وعناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ اس وجہ سے رشد وہدایت کا اثر ان کے دلوں پر نہیں ہوتا۔

۵:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے مائی مریم پر غلط بہتان باندھ کر کفر کا ارتکاب کیا۔ دونوں کام کئے، زبانی کلامی بہتان بھی لگایا اور فعل کفر بھی اختیار کیا۔ دیکھئے! ان کے قول کو قول کہہ بتلایا اور ان کے فعل کو فعل کہہ کر بتلایا۔

۶:... ان کے لعنتی ہونے کا ایک سبب یہ ہے کہ یہود کہتے تھے: ”ہم نے مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کو قتل کرڈالا“ میری آپ سے درخواست ہے کہ نبی کا قتل کرنا کفر ہے۔ بلکہ ارادہ قتل بھی کفر ہے۔ پھر اس پر فخر کرنا، اکڑنا یا اس سے بھی بڑھ کر کفر ہے۔

بھائی اسلم: یہاں یہ فرق سمجھیں! کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کے اسباب میں یہود کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کو قتل کردیا۔ معلوم ہوا صرف ان کا قول ہے واقعہ میں قتل نہیں کیا۔ اگر قتل کیا ہوتا تو حسب سابق اللہ تعالیٰ فرماتے: ”وقتلهم وصلبهم المسيح عيسىٰ ابن مريم“ جیسا کہ آیت مبارکہ میں اس سے قبل فرمایا: ”وقتلهم الانبياء بغير حق“ اگر قتل کیا ہوتا تو قرآن قول نقل نہ کرتا۔ فعل نقل کرتا۔ یہ فرق ضرور سمجھیں۔

اب ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تو فرمایا: ”ماقتلوه“ کہ ان یہود نے سرے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل ہی نہیں کیا۔

بھائی اسلم: یہاں اہل علم بیٹھے ہیں جو صرف ونحو کے علوم رکھتے ہیں وہ زیادہ سمجھتے ہیں۔ ایک جملہ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے: ”ما ضربوه“ اس کا معنی یہ ہے کہ: ”اس پر سرے سے فعل ضرب واقع نہیں ہوا۔“ یہ نہیں کہ مارا تو ہے مگر تھوڑا سا مارا ہے۔ مارا تو ہے بس کتا پا چڑھایا ہے۔ جانوں نہیں مارا۔ یہ ترجمہ نہیں بلکہ یہ ترجمہ ہے کہ: ”ان پر سرے سے فعل ضرب واقع نہیں ہوا۔“

تو اب بالکل اسی طرح سمجھیں ”ما قتلوه“ کا معنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل قتل واقع نہیں ہوا۔ ایسے نہیں ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ”حضرت مسیح کو اتنا مارا گیا کہ آدھ مرے ہوئے ہوگئے تھے۔ یا ان کے جسم پر کنگھیاں پھیری گئی تھیں۔ پھر علاج معالجہ سے ٹھیک ہوگئے تھے وغیرہ۔“ یہ بالکل غلط ہے۔

پھر فرمایا: ”ما صلبوه“ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو سولی پر بھی نہیں چڑھایا۔ کیا مطلب؟ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل صلب واقع نہیں ہوا۔ یہ قرآن کہہ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سرے سے فعل صلب واقع نہیں ہوا۔

بھائی اسلم! اللہ کے گھر میں بیٹھ کر باوضو ہوکر قرآن پر ہاتھ رکھ کر اور اپنی قبر کو سامنے رکھ کر کہہ رہا ہوں کہ یہ اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ غلط ترجمہ کرکے اور جھوٹ بول کر میں نے اپنی قبر کالی نہیں کرنی۔ یہ تیرے سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ آگے فرمایا: ”ولكن شبه لهم“ کہ وہ شبہ میں ڈال دیئے گئے۔ اب یہ کہ وہ شبہ کس چیز کا تھا۔ جس میں وہ ڈالے گئے؟ قتل کوئی مخفی چیز نہیں ہوتی۔ یہ قاتل کھڑا ہے۔ یہ لاش پڑی ہے۔ یہ خون گرا ہوا ہے۔ یہ آلہ حرب وضرب پڑا ہے۔ قتل کوئی مخفی چیز تو ہے نہیں جو آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ پھر شبہ کس چیز کا؟۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے اپنا ایک آدمی تیار کیا۔ جس کا نام یہودا تھا کہ تو اندر جا، باقی

سب تیرے پیچھے آ کر اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ دروازہ کھولا۔ اندر داخل ہوئے۔ ان کے منصوبہ قتل سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس کا ثبوت بھی قرآن میں موجود ہے۔ اس طرح کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔'' وایدناہ بروح القدس '' ﴿کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبرائیل امین کے ذریعہ مدد کی۔﴾ دیکھئے! یہ آیت مبارکہ بھی اس پر پوری پوری صادق آ رہی ہے۔

بھائی اسلم! ماننا نہ ماننا مقدر کی بات ہے۔ سمجھنا نہ سمجھنا مقدر کی بات ہے۔ مگر قرآن پاک کی یہ خوبی ہے کہ اگر اس کا ترجمہ صحیح کیا جائے تو اٹھارہ آیات کریمہ نگینے کی طرح جڑتی آتی ہیں اور مالا تیار ہوتی جاتی ہے اور اگر ترجمہ غلط کیا جائے تو اگلی آیت آگے آ کر رکاوٹ ڈال دیتی ہے کہ ترجمہ غلط ہے۔ جب تک صحیح ترجمہ نہ کیا جائے آگے نہیں بڑھنے دیتی۔

اب اگلی آیت سنو! دوسری جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:'' ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین '' ﴿یہود نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والے ہیں۔﴾ مکر خفیہ تدبیر کو کہا جاتا ہے۔

یہ دیکھو دوسری آیت مبارکہ ہے جو پوری پوری صادق آ رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہود نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ یہود کی تدبیر تھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی اور صلیب دینے کی، اور اللہ کی تدبیر تھی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بچانے کی۔ اب نتیجہ کیا نکلا؟۔

قرآن کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی۔ اللہ کی تدبیر کیسے کامیاب رہی؟ ہوا اس طرح کہ جس یہودا کو انہوں نے اندر بھیجا تھا اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس طرح ممکن ہے؟ کہ ایک چیز پر دوسری چیز کی شبیہ ڈال دی جائے؟ کیا شکل بدلنا ممکن ہے؟ کوئی اس کی مثال؟

جواب: بالکل ممکن ہے! اور قرآن پاک میں اس کی مثال موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر کھڑے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی ہو رہی تھی دوران گفتگو اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: اے موسیٰ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ جواب دیا عصا! فرمایا اسے زمین پر ڈالو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا جو ڈالا۔ تو اللہ کے حکم سے سانپ کی شکل اختیار کر لی اور اب لگا حرکت کرنے ایک سیکنڈ لگا وہی عصا تھا اب سانپ بن گیا۔ پھن نکالی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے ڈر کے بھاگنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لا تخف '' ﴿مت ڈریئے۔﴾ اپنا عصا لے لو! جب عصا اٹھایا تو اب وہی لکڑی رہ گئی۔ جو رب لکڑی کو سانپ بنا سکتا ہے وہی رب اس بندے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ بھی ڈال سکتا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ یہودیوں نے اس بندے کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر پکڑ لیا۔ اب نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ گھونسہ مار، کوئی ٹھوکر مار، کوئی ڈنڈا مار نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ پکڑا اور سولی چڑھا دیا۔ جب اسے سولی دی تو پریشان ہوئے کہ جو بندہ ہم نے بھیجا تھا وہ کہاں گیا؟

اسلم قادیانی: ان لوگوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ جو بندہ ہم نے بھیجا تھا وہ کہاں گیا؟ وہ اتنے پاگل تھے؟ ان باتوں کو رہنے دیں۔ مجھے یہ سمجھائیں کہ انہیں شبہ کس چیز کا لگا؟۔

مولانا اللہ وسایا: میں اسی شبہ کی طرف آ رہا ہوں۔ میرے بھائی! یاد رکھیں بھائی اسلم! مسلمانوں کی کتابیں بھی اور عیسائیوں کی کتاب بھی۔ مسلمانوں کی تفسیریں اور عیسائیوں اناجیل بھی اس بات پر گواہ ہیں اور یہ بتلاتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مکان میں تنہا نہیں تھے۔ حضرت کے ساتھ اس مکان میں کئی حواری موجود تھے اور حضرت اپنے گھر کے چشمہ سے غسل فرما کر باہر تشریف لائے۔ اپنے حواریوں کے پاس، تو ان کے سامنے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں یہ بھی فرمایا کہ کون شخص تم سے اس بات پر راضی ہے کہ اس پر میری شباہت ڈال دی جائے اور وہ میری جگہ قتل کیا جائے اور قیامت کے دن میرے ساتھ رہے۔ یہ سنتے ہی ایک نوجوان کھڑا ہوا اور قربانی دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ! پھر اسی طرح اعلان فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا بیٹھ جاؤ! تیسری مرتبہ پھر اعلان فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اچھا تو ہی وہ شخص ہے؟ اس کے فوراً بعد اس نوجوان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روشندان سے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اب یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لئے جو مکان میں داخل ہوئے تو اس حواری (جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی گئی تھی) کو گرفتار کیا۔ قتل کر کے صلیب چڑھا دیا۔ بھائی اسلم! میں نے آپ کو پہلے اور انداز میں سمجھایا۔ اب اور انداز میں عرض کر رہا ہوں یہ دونوں باتیں مسلمانوں کی کتب میں موجود ہیں۔ مفسرین کی کمال دیانت دیکھیں کہ انہوں نے اپنی تفاسیر میں دونوں قول اور دونوں باتیں نقل کر دی ہیں۔ عیسائیوں نے صرف پہلی بات کو لیا۔ دوسری کو ذکر نہیں۔ یاد رکھیں! قرآن پاک کوئی تاریخی کتاب نہیں ہے تو احکامات اور اصول وضوابط کی کتاب ہے۔ تاریخی کتاب نہیں۔

اسلم: جی بالکل تاریخی کتاب نہیں۔

مولانا اللہ وسایا: اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ دے میرا بھائی! تو بہت ہی سمجھدار ہے۔

اب یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' ولکن شبہ لھم '' کہ انہیں شبہ لگ گیا تو وہ شبہ کیا تھا؟ سنیں میری

درخواست! جو بات میں نے پہلی کہی ہے کہ یہودیوں نے اپنا بندہ اندر بھیجا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو چلے گئے۔ آسمانوں پر اور انہوں نے یہودا کو پکڑ کر قتل کیا اور سولی چڑھا دیا۔ تو شبہ اس طرح لگا کہ چہرہ اس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا ہے اور ہڈ، بت ہمارے ساتھی کے لگتے ہیں۔ یہ عیسیٰ ہے تو ہمارا ساتھی کہاں؟ اور اگر یہ ہمارا ساتھی ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں۔ یہ جو اس جستجو میں پڑے ہیں قرآن نے اسے کہا: ''شبہ لھم'' جب تک وہ قتل نہیں ہوا تو قرآن نے ''شبہ لھم'' نہیں کہا اب قتل ہو گیا اور یہ تحقیق اور جستجو میں پڑے تو قرآن نے کہا: ''شبہ لھم'' اور آج تک یہودی اسی چکر میں پڑے ہیں۔ قرآن نے کہا: ''ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن'' ﴿ان کے پاس اس کا علم نہیں ہے وہ انکل کی باتیں کر رہے ہیں۔﴾ مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی انکل کے سوا کچھ نہیں کہا۔ اس کا صحیح علم کسی کو بھی نہیں، یہ ہے وہ شبہ جس کے متعلق تو پوچھتا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں آئی؟ اب شبہ سمجھ میں آیا؟

اسلم قادیانی: ہوں! دیکھو جی! بات تو ہوئی نا۔

مولانا اللہ وسایا: دیکھئے! بھائی اسلم! یہود کہتے تھے۔ ''انا قتلنا'' (کہ بے شک ہم نے قتل کر دیا) اس میں ایک ''انا'' کی ضمیر جمع کی ہے اور ''قتلنا'' کی ضمیر بھی جمع کی ہے۔ یہود نے کہا پکی بات ہے۔ ہم نے قتل کیا۔ مسیح عیسیٰ بیٹے مریم (علیہا السلام) کو، قاتل کہتے ہیں ہم نے قتل کیا۔ قرآن الناطق میں کہتا ہے۔ ''ما قتلوہ'' ﴿انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔﴾ ''ولکن شبہ لھم'' ﴿اور لیکن انہیں شبہ میں ڈال دیا گیا۔﴾ سمجھ گئے بھائی اسلم! جی سمجھ گیا۔ آگے چلیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل بھی نہیں ہوئے۔ سولی بھی نہیں دیئے گئے تو ہوا کیا؟ قرآن نے کہا: ''بل رفعہ اللہ الیہ'' ﴿کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔﴾ بھائی اسلم! غور کریں۔ یہاں چار جملے اللہ تعالیٰ نے ذکر کئے۔ (۱) ''ما قتلوہ'' (۲) ''ما صلبوہ'' (۳) ''ما قتلوہ'' (۴) ''بل رفعہ'' ان میں سے ''ما قتلوہ'' کی ضمیر وہ کی ''ما صلبوہ'' کی ضمیر وہ کی پھر ''ما قتلوہ'' کی ضمیر بھی کی اور ''بل رفعہ'' کی ضمیر بھی کی۔ یہ چاروں ضمیریں ''ہ'' کی ہیں اور چار کی چار حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کی طرف راجع ہیں۔ اس سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہیں! کیا مطلب؟ جس عیسیٰ کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ جس عیسیٰ کو انہوں نے پھانسی نہیں دیا۔ پھر کہا: جس عیسیٰ کو کی بات ہے انہوں نے قتل نہیں کیا۔ اسی عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ ذرا اور انداز سے سمجھیں۔ قتل جسم ہوتا ہے تو اٹھایا بھی جسم گیا ہے۔ اگر قتل روح کی جاتی ہے تو اٹھائی بھی روح گئی ہے۔ آج تک دنیا میں کسی کی روح کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کا (سوا مرزا قادیانی کے) کوئی قائل ہے۔ فعل قتل جسم کا ہوتا ہے روح کا نہیں۔

اسلم قادیانی: حکم دیں تو عرض کروں؟

مولانا اللہ وسایا: میرا بھائی حکم کیا؟ تو دل کھول کر سوال کر۔ تیرے لئے تو بیٹھا ہوں۔

اسلم قادیانی: حضور ﷺ کے نعلین کو نجاست لگی ہوئی تھی۔ رب کو گوارا نہ ہوا۔ اللہ تو غیرت رکھتا ہے۔ کافر کو اللہ تعالیٰ نے نبی کی شکل کیوں اور کیسے دے دی؟

مولانا اللہ وسایا: اللہ تجھے دیوے عزت بھائی اسلم اور تجھے خوش رکھے تو نے بہت اچھا سوال کیا! اب تو مجھے بتا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی کی شکل دے کر عزت کرائی تو بات ہوئی، اور اگر وہ شکل دے کر جوتے مروائے تو تو خود سوچ۔ میں نے تجھے دو روایتوں کے حوالے سے عیسائیوں اور مسلمانوں کی کتابوں کے حوالے سے مفصل بات سمجھا دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ہمارے مفسرین کی کمال دیانت دیکھئے کہ انہوں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں فرمائی۔ مسلمانوں کے معتبر ائمہ کے حوالے بھی اور یہودیوں کے اقوال بھی انہوں نے کمال دیانت سے لکھ دیئے ہیں اور بتا دیئے ہیں اور پھر تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی جسم کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ جس جسم کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ میں نے اتنی وضاحت کے ساتھ آپ کو بات سمجھا دی۔ مجھے کہاں سے پھر شکل کے پیچھے لے آیا اور بھی بہت سی باتیں میں نے آپ کو سمجھائی ہے۔ یہ تو تیرے سمجھنے اور سوچنے کے لئے اتنی لمبی چوڑی تفصیل ذکر کی ہے۔ اب کی ہوئی ساری تقریر مجھ سے پھر نہ کروا۔ سمجھا یا ہے یا نہیں؟

اسلم قادیانی: جی بالکل سمجھ میں آ گئی ہے بات۔

مولانا اللہ وسایا: جزاک اللہ! میرے بھائی آگے چلئے۔ اب آپ پوچھیں گے کہ اللہ تو ہر جگہ موجود ہے۔ اس میں آسمان کا لفظ کہاں ہے؟

اسلم: میں نے تو آسمان کی بات ہی نہیں کی؟

مولانا اللہ وسایا: آپ نہیں کرتے لیکن قادیانی تو کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس آیت میں آسمان کا لفظ دکھاؤ؟ تو میں ان سے متعلق کہہ رہا ہوں۔ ایک قادیانی نے مجھ سے گفتگو کے دوران پوچھا۔ آپ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں۔ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں تو آسمان کا لفظ دکھائیں؟ کہاں ہے؟ میں نے کہا عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں اٹھایا تو کس چیز کو اٹھایا؟ کہنے لگا روح کو۔ میں نے کہا روح کو کہاں اٹھایا؟ کہنے لگا آسمان کی طرف۔ میں نے کہا میرا اور آپ کا جھگڑا آسمان کا تو ہے ہی نہیں، تو بھی کہتا ہے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تو کہتا ہے صرف روح اٹھائی گئی۔ میں کہتا ہوں جسم اور روح دونوں اٹھائے گئے۔ آسمان کا تو سرے سے جھگڑا ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہیں۔ ان کی توجہ کائنات کے ذرے ذرے پر موجود ہے۔ لیکن جب جہت بتانی یا ثابت کرنی ہوگی تو نسبت آسمان کی طرف کریں گے۔ اس بات کی مؤید آیت مبارکہ ہے۔ دیکھئے! قرآن کہتا ہے: ''ء امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض'' ﴿کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو جو آسمان میں ہے۔ یہ کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔﴾ دیکھیں اس آیت مبارکہ میں جہت کو ثابت کیا تو نسبت آسمان کی طرف کی، جیسے یہ آیت کریمہ اس پر شاہد ہے۔ اسی طرح حدیث پاک کا ایک واقعہ بھی اس کا مؤید اور شاہد ہے۔

(جاری ہے)

مرزا مسرور احمد قادیانی... انصاف کیجئے!

دعویٰ بنام مرزا غلام احمد قادیانی بعدالت مرزا مسرور احمد قادیانی

افتخار احمد، کولون جرمنی

گزشتہ دنوں قادیانیوں کی مرکزی عبادت گاہ احمد یہ مرکز ''موروُن'' جرمنی میں قادیانی جماعت کی طرف سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا، جس کا عنوان ''پیس سیموزیم'' تھا۔ جس میں قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کے علاوہ برطانوی اتارنی جنرل ڈومینک گریو، لارڈ ایولبری، ایم پی ایڈورڈ دیوی، ایم پی شمعون میکڈونلڈ کے علاوہ جماعت کے نیشنل امیر نے بھی خطاب کیا۔ مرزا مسرور احمد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان میں توہین رسالت کا قانون درست ہے، ہر نبی کا احترام ہونا چاہئے تاہم اس قانون کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے اور پھر مزید یہ کہ پاکستان میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

قادیانی جماعت کے سربراہ نے پہلی بار اس بات کو تسلیم کیا کہ توہین رسالت کا قانون درست ہے، جبکہ اس سے قبل جماعت اس قانون کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کر رہی تھی، شاید سلمان تاثیر اور شہباز بھٹی کی اموات سے گھبرا کر جماعت کے نسبتاً کمزور خلیفہ نے یوٹرن لیا ہو، پھر بھی جب وہ تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ قانون درست ہے، ہر نبی کا احترام ہونا چاہئے مگر انصاف کے تقاضوں کے ساتھ تو گویا وہ اس بات کا بھی اعتراف کر رہے ہیں کہ جو بھی نبیوں کا احترام نہیں کرے گا، اس پر یہ قانون لاگو تو ہو مگر اس کا غلط استعمال نہ ہو اور انصاف کے تقاضے بھی پورے ہونے چاہئیں جو کہ پاکستان میں نہیں ہوتے۔

(روزنامہ جنگ میں اس خبر کی رپورٹنگ ہو چکی ہے)

محترم مرزا مسرور احمد صاحب! ایک کیس آپ کی عدالت میں پیش کرتے ہیں، پاکستان میں تو شاید انصاف نہیں ہو رہا، آپ لندن میں بیٹھ کر ہی انصاف فرما دیجئے۔ ہمارے نزدیک بانی سلسلہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبیوں کی توہین کی ہے، مثلاً انہوں نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' (ص:۷)، ''روحانی خزائن'' (ص:۲۹۱، ج:۱۱) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے:

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا، مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی، آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔''

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۹ پر لکھتے ہیں:

''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے، یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ''ست بچن'' (ص:۱۷۲، روحانی خزائن، ص:۲۹۶، ج:۱۰) میں لکھتے ہیں:

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتدا ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے، چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چور ثابت کرتے ہوئے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' (ص:۶، روحانی خزائن:۱۱، ص ۲۹۰) پر لکھا ہے:

''نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔''

اسی کتاب کے صفحہ ۲۹۰ پر درج ہے:

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے

معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔“

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ”کشتی نوح“ (ص:۶۵، روحانی خزائن ص:۷۱، ج:۱۹ حاشیہ) پر لکھتے ہیں:

”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے، شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“

مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت یوں بیان کرتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء:۲۰، روحانی خزائن ص:۲۴۰، ج:۱۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

محترم مرزا مسرور احمد صاحب!

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ تمام تحریریں مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کے زمرے میں آتی ہیں۔ پاکستانی پارلیمنٹ اور عدالتوں کے بارے میں آپ کا یہ کہنا ہے کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتیں، لہٰذا آپ ہی ان تحریروں کو سامنے رکھتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں ایسا فیصلہ کر دیجئے! جس سے انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں؟؟

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

لیکن خود اپنی فکر خود اپنی نظر کہاں؟

حضرت جگر مراد آبادیؒ

بے ربطِ حسن و عشق یہ کیف و اثر کہاں
تھی زندگی عزیز، مگر اس قدر کہاں

تیرے بغیر رونقِ دیوار و در کہاں
شام و سحر کا نام ہے شام و سحر کہاں

کیا جانئے خیال کہاں ہے نظر کہاں
تیری خبر کے بعد پھر اپنی خبر کہاں

ہر جلوۂ جمال ہے برقِ ریز پا
اے دل یہاں تجلّی بار دگر کہاں

مانا کہ محتسب بھی بڑا باشعور ہے
لیکن اسے نزاکتِ غم کی خبر کہاں

مل کر ہجوم جلوہ میں خود جلوہ بن گئی
پہنچا ہے کس جگہ سے مقامِ نظر کہاں

آج اس کی میہماں ہے کل اس کی میہماں
اس خانماں خراب محبت کا گھر کہاں

کہنے کو اہل علم کی کوئی کمی نہیں
لیکن خود اپنی فکر خود اپنی نظر کہاں

ترکِ تعلقات کو مدت گزر چکی
ظالم ترے خیال سے پھر بھی مفر کہاں

ہر اعتبار دوست پہ صدقے ہزار جاں
لیکن وہ کیف وعدۂ نامعتبر کہاں

عرصہ ہوا کہ رسمِ محبت بدل گئی
دامن سے وہ معاملہ چشمِ تر کہاں

ہر گام پر ہے منزلِ نو جستجو طلب
جاتا ہے سر اٹھائے ہوئے بے خبر کہاں

صد عشرتِ نگاہ مسلسل خوشا نصیب
لیکن لطافتِ نگہہ مختصر کہاں

ہر چند کائنات دو عالم میں اے جگر
انسان ہی ایک چیز ہے انساں مگر کہاں

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

حضرت مولانا قاری شریف احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۷ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ اور مولانا بدر عالم میرٹھی نوراللہ مراقدہما کے شاگرد رشید، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے مسترشد حضرت مولانا حامد میاںؒ کے خلیفہ مجاز اور کتب کثیرہ کے مصنف، کراچی سٹی اسٹیشن کی مسجد کے امام وخطیب، بزرگ عالم دین حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ دنیا فانی کی ۹۷ بہاریں گزار کر عالم آخرت کی طرف جا گزیں ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان للہ مااخذ ولہ مااعطیٰ وکل شئی عندہ باجل مسمی۔

ولادت:

حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ نے ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۴ء میں ضلع مظفرنگر کے دین دوست، مخلص انسان، جناب نیاز احمد صدیقیؒ کے ہاں آنکھ کھولی۔ جب آپ دس سال کے ہوئے تو حفظ قرآن کی سعادت کے حصول کے لئے آپ کے والد صاحب نے آپ کو حافظ رحمت اللہ کیرانویؒ کی خدمت میں بھیجا اور آپ نے محض دو سال کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا۔

حفظ قرآن کے بعد آپ کے والد ماجد نے آپ کو مفتی اعظم، ابوحنیفۂ وقت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی نوراللہ مرقدہ کی زیر تربیت مدرسہ امینیہ دہلی میں داخل کرادیا، کافیہ تک کتابیں وہاں پڑھیں اور ساتھ ساتھ اس زمانہ میں تجوید کی مشق حضرت مولانا قاری حامد حسینؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر کرتے رہے۔

کافیہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۳ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا، لیکن وہاں کی آب و ہوا راس نہ آنے کی وجہ سے واپس دہلی تشریف لائے اور یہاں مدرسہ عالیہ فتح پوری میں داخلہ لے کر تمام کتب یہاں پڑھیں اور دورہ حدیث کے لئے آپ نے جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین سملک ضلع بلساڑ گجرات کا سفر کیا اور وہاں آپ نے صحیح بخاری شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، بیضاوی، مؤطا امام مالک اور مؤطا امام محمد حضرت مولانا عبدالرحمن امروہویؒ سے، سنن ترمذی اور شمائل ترمذی کا درس حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی نوراللہ مرقدہ سے لیا، اور ۱۹۳۹ء میں سند فراغت حاصل کی اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نوراللہ مرقدہ سے ان کی تصنیف فتح الملہم شرح عربی صحیح مسلم کا خصوصی انعام وصول کیا۔

اس کے علاوہ آپ نے علم طب بھی پڑھا اور فن خوش نویسی پر آپ نے بھرپور توجہ دی، یہاں تک کہ کئی کتب کے سرورق آپؒ نے اپنے ہاتھ سے لکھے، انہیں دیکھنے والا کتابت کی کوئی غلطی نہیں نکال سکتا، اتنے خوبصورت اور جاذب نظر آپ نے سرورق لکھے۔

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان بنا اور حضرت قاری صاحب ۱۵ر اگست کو دہلی سے بذریعہ ٹرین براستہ میرپور خاص کراچی کے لئے روانہ ہوئے، کراچی سے بحری جہاز میں جدہ روانہ ہوئے، حج سے واپسی پر جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے تمام اعزہ، اقرباء اور احباب کراچی آگئے تو آپ نے کراچی میں قیام کا فیصلہ کرلیا۔

آپؒ نے ۱۹۴۹ء میں دکھنی مسجد پاکستان چوک کراچی میں مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد ڈالی، جہاں ۱۹۸۹ء تک قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر یہ مدرسہ دوسری جگہ فیروز مینشن میں منتقل ہوگیا اور بالآخر ۱۹۹۴ء میں مستقبل کے جامعہ کے لئے مستقل جگہ خریدی گئی۔ حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ کے تلامذہ میں چند مشہور نام یہ ہیں:

مفسر قرآن حضرت مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب سابق مہتمم جامعہ رحیمیہ دہلی، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم، صدر دارالعلوم کراچی، حضرت مولانا محمد احمد صاحب رکن رابطہ عالم اسلامی اور مولانا محمد یوسف شمسی صاحب وغیرہ۔

اصلاحی تعلق:

آپ کا اصلاحی تعلق شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین مدنی نوراللہ مرقدہ سے تھا، حضرت مدنی قدس سرہ کی وفات کے بعد جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کے مشورہ سے حضرت مولانا سید حامد میاںؒ سے تعلق قائم فرمایا، جو حضرت مدنی قدس سرہ کے خاص شاگرد اور خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت مولانا رحمہ اللہ نے حضرت قاری صاحبؒ کو خلافت سے بھی نوازا۔

جمعیت علمائے ہند کے نظریہ کی حمایت:

حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ نے جمعیت علمائے ہند کے نظریہ کی حمایت کی اور جو جمعیت کا نظریہ تھا، وہی نظریہ پاکستان کے قیام تک اپنایا، کیونکہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے قیام پاکستان کی اس وقت تک مخالفت کی، جب تک پاکستان کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا اور قیام پاکستان کے بعد آپ کے ایک مخلص معتقد اور کارکن نے آپ

سے استفسار کیا کہ اب پاکستان بن گیا، آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت مدنی قدس سرہ نے فرمایا:

”جب تک مسجد نہیں بنتی اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن جب مسجد بن جائے تو فرش سے عرش تک مسجد ہوتی ہے، جب تک پاکستان نہیں بنا تھا، اختلاف تھا اور اب بن گیا، اللہ تعالیٰ اسے قائم ودائم رکھے“۔

حضرت قاری شریف احمدؒ کی شادی ۱۹۴۴ء کے لگ بھگ دہلی میں ہوئی، آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں محترم جناب حافظ رشید احمد صاحب حفظہ اللہ کے علاوہ سب عہد طفولیت میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے۔

حضرت قاری صاحبؒ نے چھوٹی بڑی تقریباً اکتالیس کتب تصنیف وتالیف فرمائیں، آپ کی تمام کتب بنیادی اور اہم مسائل سے متعلق ہیں، جن کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے اور کوئی شخص بھی ان سے مستغنی وبے نیاز نہیں، آپ نے قرآنیات، حدیثیات، ارکان اسلام، سیرت وسوانح، فضائل سے متعلق کتب، حقوق سے متعلق کتب اور عمومی دینیات سے متعلق کتب کا ایک عظیم ذخیرہ چھوڑا ہے۔

آپ کی کتابوں میں انداز بیان انتہائی عام فہم ہے اور ان میں صاف ستھری باتیں ہیں اور یہ کتب حوالہ جات سے مزین ہیں۔

بالآخر علم کا یہ آفتاب وماہتاب ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۷ مارچ ۲۰۱۱ء بروز اتوار تین بجے دن کو عالم جاودانی کی طرف منتقل ہوگیا۔ اسی دن عشاء کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور ساڑھے دس بجے آپ کی تدفین عمل میں آئی اور سنت نبوی کے مطابق آپ کی تدفین میں جلدی کی گئی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت قاری صاحب سے رضا ورضوان کا معاملہ فرماکر جنت الفردوس کا مکین بنائیں اور ہم جیسوں کو اپنے اسلاف واکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور شر وروفتن سے تمام مسلمانوں کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

حیدرآباد (رپورٹ: حافظ محمد احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد جامع مسجد فاروقیہ لطیف آباد نمبر ۷ میں حضرت مولانا قاری منظور الحق مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت پیر غلام حبیب نقشبندی چکوال) کی سرپرستی میں ہوا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے امیر ڈاکٹر مولانا عبدالسلام قریشی نے کی۔ تلاوت کلام پاک جامعہ عربیہ مفتاح العلوم کے طالب علم قاری عبدالصمد نے کی اور نعت رسول مقبول حافظ محمد فیاض الرحمن نے پیش کی۔ ابتدائی کلمات مجلس تحفظ ختم نبوت میرپورخاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے ادا کئے۔ پہلا خطاب حضرت مولانا احمد علی عباسی (صاحبزادہ مولانا محمد حسن عباسی شاہ پور چاکر) کا ہوا، جس میں انہوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف گوشوں پر خوش الحانی کے ساتھ بھرپور خطاب فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کرتے ہوئے مولانا عباسی صاحب نے کہا کہ صحابہ کرامؓ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو قربانیاں دیں، جو رہتی دنیا تک ایک مثال ہیں۔ ہمارے اکابر دیوبند نے صحابہ کرامؓ کی اسی سنت کو زندہ کرتے ہوئے مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کے خلاف حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سرپرستی میں جو تحریک شروع کی تھی، وہ تحریک آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکل میں جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور مناظر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پورے ملک میں ناموس رسالت قانون کے تحفظ کا علم لے کر اٹھی اور پوری قوم کے تعاون سے کامیابی حاصل کی۔ پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ پاکستان کا مسلمان اس معاملے پر کتنا حساس ہے اور حکومت پاکستان نے اس کا بروقت ادراک کرتے ہوئے اس قانون کی موجودگی میں مزید نوٹیفکیشن جاری کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی خصوصی دعوت پر جمعیت علماء پاکستان کے صدر اور تحریک ناموس رسالت کے کنوینر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کانفرنس میں تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یقیناً ایک بہت بڑا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ تحریک ناموس رسالت کے سلسلے میں جس طرح اے پی سی اسلام آباد میں منعقد کی، ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کچھ دوستوں نے ہمیں کہا کہ مجلس اور دوسرے رفقاء کے بجائے ہمارے ساتھ مل کر کام کریں، میں نے انہیں کہا کہ جس طرح ہمارے اسلاف اور علامہ شاہ احمد نورانیؒ تمام مسالک کو متحد ومتفق کرکے کام کرتے تھے، ہم اسی طرح کام کریں گے اور الحمدللہ! ہمارے اس اتحاد کو کامیابی ملی۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ میں آج واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ: ناموس رسالت کے قانون کے تحفظ کے لئے تمام مسالک کی یہ مشترکہ کامیابی ہے۔ کانفرنس میں شہر بھر کے علماء کرام اور اہل مدارس نے بھرپور شرکت کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد نذر عثمانی نے ادا کئے۔ ڈاکٹر مولانا سیف الرحمن، مولانا عبدالقیوم، ماسٹر محمد شاہد، قاری محمد رفیق اللہ نے کانفرنس کے انتظامات کے سلسلے میں بھرپور تعاون کیا۔ کانفرنس رات ایک بجے پیر منظور الحق صاحب خطیب جامعہ فاروقیہ مسجد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ رب کریم اپنی مقبولیت کا پروانہ نصیب فرمائیں اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

REGD. NO. SS-160

وفاق المدارس العربیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

30واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدث دوراں ولی کامل مخدوم العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ 7 شعبان ۱۴۳۲ھ مطابق 9 جولائی 2011

تا

27 شعبان ۱۴۳۲ھ 29 جولائی 2011

✦ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✦ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✦ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✦ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت © چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر 047-6212611

ملتان 061-4783486

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ